REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۶ | شمارہ ۴۷

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۴۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

The Weekly "BADR" Qadian - 143516

ہجری | ۱۹ نبوت ۱۳۶۶ ہش | ۱۹ نومبر ۱۹۸۷ء

2628
Dr Major Zaheeruddin Khan sb
A.M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH- 160012

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۶ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ملنے والی اطلاعات کے مطابق حضور پر نور ان دنوں ہنوز مختلف مقامات پر مراکز اور مساجد کے قیام کے سلسلہ میں کینیڈا اور امریکہ کے دورہ پر ہیں اطلاع ہے کہ حضور انور ماہ حال کے نصف تک واپس لندن تشریف لے آئیں گے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے ہمارے جان و دل سے پیارے آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصد عالیہ میں حضور انور کو معجز انہ فائز المرامی عطا فرماوے۔ آمین

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

افسوس محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری درویش سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

قادیان ۵ نبوت (نومبر) انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ احباب جماعت کو یہ خبر دی جاتی ہے کہ محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ۴-۵ نومبر کی درمیانی شب ۸½ بجے دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم مولانا صاحب کچھ عرصہ سے مسلسل بیمار تھے اور کافی کمزور پڑ چکے تھے۔ دو ہفتہ قبل آنکھ کا اپریشن بھی ہوا تھا اور وفات سے چند دن قبل بائیں پہلو پر فالج کا معمولی حملہ ہوا تھا۔ ۴ نومبر کی شام کو بلڈ پریشر ایکدم بڑھ گیا اور مقامی ڈاکٹر صاحبان کے پہنچنے سے پہلے روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم ڈاکٹر عبد الرشید صاحب بدر اپنی ملازمت کے سلسلہ میں ایران میں مقیم ہیں جبکہ دوسرے بیٹے مکرم عبد الباسط صاحب انجنیئر بھی اپنی ملازمت پر بمقام پالمپور (ہماچل) مقیم ہیں۔ وفات کی اطلاع ملتے ہی اسی وقت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان اور دیگر احباب جماعت ان کے عزیز واقارب سے تعزیت کے لئے مرحوم کے گھر پہنچے۔ محترم امیر صاحب مقامی نے مرحوم کے داماد مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب ننگلی (سیکرٹری بہشتی مقبرہ) کو اسی وقت بذریعہ ٹانگہ بٹالہ بھجوا کر دونوں بیٹوں کو بذریعہ ٹیلیگرام اور ٹیلیفون وفات کی اطلاع دینے کا انتظام فرمایا۔ چنانچہ اگلے دن نماز جمعہ سے قبل عزیز عبد الباسط صاحب قادیان پہنچ گئے۔ بعد نماز عصر مدرسہ احمدیہ کے صحن میں کثیر احباب کے ساتھ محترم امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ چونکہ مرحوم موصی تھے۔ اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

اللھم اغفرہ وارحمہ واجعل مثواہ فی اعلیٰ علیین۔

مولانا صاحب مرحوم ۳ اگست ۱۹۲۰ء کو بمقام بقاپور ضلع گوجرانوالہ پنجاب میں پیدا ہوئے ۱۹۳۰ء میں پرائمری پاس کرنے کے بعد دینی تعلیم کے حصول کے لئے مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے۔ اور ۱۹۳۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور اس کے بعد میٹرک اور ایف اے انگریزی کے امتحانات بھی پرائیویٹ طور پر پاس کئے۔ اور مبلغین کورس بھی اپنے طور پر پاس کیا تھا اور ۱۹۴۴ء میں مدرسہ احمدیہ میں استاد مقرر ہوئے جبکہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ نیز اس دوران بورڈنگ کے ٹیوٹر کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ کو سالہا سال تک نائب افسر جلسہ سالانہ کے طور پر خدمت بجا لانے کا موقع ملتا رہا۔ نیز ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیارپور میں جو عظیم الشان تاریخی جلسہ یوم مصلح موعود ہوا اس میں حاضرین کے قیام و طعام کے انتظامات کے لئے جو منتظمین بھجوائے گئے ان میں آپ بھی شامل تھے۔

مولانا صاحب مرحوم میں بفضلہ تعالیٰ علمی اور انتظامی دونوں صلاحیتیں تھیں۔ چنانچہ ہر دو لحاظ (باقی صفحہ ۱ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کو منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرما دی ہے۔ احباب دعا کریں کہ جماعت کے لئے جلسہ سالانہ ۱۹۸۷ء ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بڑھ کر ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے جماعت کے لئے مبارک کرے اور اپنے افضال و انوار و برکات نازل فرمائے۔ آمین۔

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۵)

مہر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ نبوت ۱۳۶۶ ہش

سیرت و تعلیم نبوی اور امن عالم

مذہب خدا کا قول اور سائنس خدا کا فعل ہے۔ دورِ حاضر میں سائنس کی نئی نئی ایجادات۔ ریل، موٹر، ہوائی جہاز، ریڈیو، ٹی۔وی۔ وغیرہ نے جسمانی اعتبار سے بنی نوع انسان کو اس قدر ایک دوسرے کے قریب کر دیا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساری دنیا ایک ہی شہر میں آباد ہے۔ لہٰذا ضروری تھا کہ مذہب جو خدا کا قول ہے اس کے ذریعہ سے مذہبی نفرتوں کو دور کر کے انسان کو روحانی اعتبار سے ایک دوسرے کے قریب تر کر کے ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع کیا جاتا۔ اس عظیم مقصد کو سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت و تعلیم بڑی شان کے ساتھ پورا کر رہی ہے۔

چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْر وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا کہ ہر قوم میں اللہ تعالیٰ نے ہوشیار کرنے والے رسول بھیجے ہیں۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر فرماتے ہیں۔ کان فی الھند نبیًّا اسود اللون واسمہٗ کاھنا (دیلمی) کہ ہندوستان میں ایک عظیم الشان نبی تھا۔ جس کا رنگ کالا اور اس کا نام کنہیا تھا۔ یہ حدیث نبوی بتاتی ہے کہ حضرت کرشن خدا تعالیٰ کے سچے نبی تھے۔ قارئین کرام "بدر" کی اسی اشاعت میں حضرت کرشن علیہ السلام کے متعلق محترم خورشید احمد صاحب پربھاکر کا ایک مضمون ملاحظہ فرمادیں۔

پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و تعلیم کا یہ ایک عظیم الشان پہلو ہے کہ بنیادی اعتبار سے تمام الہامی مذاہب کی صداقت تسلیم کر کے امن عالم کی بنیاد ڈالی دی گئی ہے۔

بلاشبہ آج مسلمان اسلامی تعلیمات سے بہت دور جا چکے ہیں۔ حد یہ ہے کہ نہ صرف یہ بلکہ صدر پاکستان کے حکم سے ان کے کارندے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں آ کر اس کلمہ طیبہ کو مٹا رہے ہیں اور اس کی توہین کر رہے ہیں جس کو پڑھنے کی وجہ سے وہ خود مسلمان کہلاتے ہیں۔ لہٰذا یہ لوگ اسلام کے لئے مار آستین ہیں یہ اسلام کی کیا خدمت کریں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو چمکتے ہوئے آسمانی نشانوں کے ساتھ بھیج دیا ہے۔ آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پاکیزہ سیرت و تعلیم کو بڑی شرح و بسط سے پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ وہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت و عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔"

(تحفہ قیصریہ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

پس جس طرح سائنسی ایجادات نے دنیا کے تمام انسانوں کو جسمانی اعتبار سے ایک دوسرے سے قریب تر کر دیا ہے اسی طرح روحانی اعتبار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و تعلیم نے بنی نوع انسان کو ایک پلیٹ فارم مہیا فرمادیا ہے۔

آج اگر باقی تمام مذاہب کے پیرو بھی اسی اصول کے تحت کھلے دل کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو تسلیم کر لیں۔ تو یہ کرہ ارض امن و اتحاد اور انسانیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ بالآخر اسی پاکیزہ سیرت و تعلیم کے اثر و نفوذ کے نتیجہ میں یہ دنیا گہوارہ امن بن کر رہے گی۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے .... خبر دی کہ تیرے ساتھ آشتی اور صلح پھیلے گی۔ ایک درندہ بکری کے ساتھ صلح کرے گا اور ایک سانپ بچوں کے ساتھ کھیلے گا۔ یہ خدا کا ارادہ ہے گو لوگ تعجب کی راہ سے دیکھیں"

(اشتہار واجب الاظہار ص۳ ضمیمہ تریاق القلوب)

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے۔
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

(عبد الحق فضل قائمقام ایڈیٹر)

اعلانِ دعا

مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب بریلی سے اپنی چھوٹی پوتی عزیزہ امۃ القیوم جو چھ ماہ سے بخار کھانسی سے علیل ہے اور اپنی آنکھوں کے موتیا بند کے آپریشن کے کامیاب ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(ادارہ)

العزۃ للہ

یا الٰہی تو ہے مالک عزت و توقیر کا
ٹل نہیں سکتا نوشتہ تیرے ہاتھوں کا کبھی
جس کو چاہے خود عطا کرتا ہے عظمت کا مقام
جس کو چاہے خود ہی پہناتا ہے عزت کی ردا
ملک و عظمت اور عزت تیرے ہی ہاتھوں میں ہے
غلبۂ اسلام کی ساعت ہیں پھر کیا دیر ہے
کھول دے دریا الٰہی آسمانی فضل کے
تشنہ کامی سے قریب المرگ ہے یہ کائنات
یاد آیا کہ غلبہ تھا یہاں تثلیث کا
کوئی بھی اس کا جہاں میں حامی و ناصر نہ تھا
یا امیروں کو تھا نانِ شب کی فکر سے فرصت کہاں
نام لیوا دین کا ڈھونڈے سے بھی ملتا نہ تھا
احمدِ ہندی نے آ کر دین زندہ کر دیا
ضربِ منقارِ قلم سے توڑ دی خشتِ صلیب
یہ صلیبی جنگ احمد نے بصد شان جیت لی
بادلائلِ ابنِ مریم کی ہوئی ثابت وفات

تو مدبر ہے بلاشک قسمت و تقدیر کا
فائدہ معلوم! اپنی حکمت و تدبیر کا
دخل اس میں کچھ نہیں مسحور کن تقریر کا
کون کہتا ہے ثمر ہے یہ حسیں تحریر کا
ہر کوئی مرہون ہے تیری حسیں تعزیر کا
خود ہی مینا کار ہے تقدیر کی تصویر کا
توڑ دے رحمت کے بند کیا لطف ہے تقدیر کا
وقت ہے بارانِ رحمت میں بڑی توفیر کا
مولوی کو فکر رہتا تھا فقط تبذیر کا
دشمنوں کو خبط تھا اسلام کی تحقیر کا
اہلِ ثروت کو ہمیشہ ذوق تھا تکثیر کا
فکر تھا ملا کو حلوے، کھیر، کفگیر کا
کفر ٹوٹا، شور اٹھا نعرۂ تکبیر کا
کھل گیا پھر تو بھرم تثلیث کی تزویر کا
معرکہ بے حد کٹھن، لانا تھا جوئے شیر کا
خانیاری مقبرہ شاہد ہے اب کشمیر کا

ہاتھ میں لیتا ہے جب اک خادمِ احمد قلم
کھول دیتا ہے بھرم اک ضرب سے شمشیر کا
سچ کہوں مالک ہے تو خود عزت و توقیر کا

(خاکسار۔ عبد الرحیم راٹھور)

خطبہ جمعہ

جماعت کے سامنے وقتاً فوقتاً مختلف تحریکات کی جاتی ہیں

جب تک خدا کا تقویٰ نہ ہو اس وقت تک یہ عارضی تحریکیں مستقل نہیں بنا کرتیں

یاد دہانی کرانے کا ایک نظام ہے جو درحقیقت جماعت کی انتظامیہ کے سپرد ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۱ر تبوک (ستمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل ۔ لندن

محترم عبد الحمید غازی صاحب ۱۶ گریسونر ہال لندن کا مرتبہ کردہ حضور پر نور کا یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیۃً اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ـــــ (قائمقام ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے فرمایا۔

گذشتہ تقریباً تین ہفتے میں یورپ کے بعض ممالک کے سفر پر رہا۔ سب سے پہلے تو ہالینڈ جانے کا موقعہ ملا۔ پھر جرمنی میں تھوڑی دیر کے لئے۔ پھر سویڈن۔ اور اگرچہ ڈنمارک تو ہم نہیں جا سکے لیکن ڈنمارک کی جماعت سویڈن کے اس حصے میں پہنچ گئی جو ڈنمارک کے بہت قریب ہے اور پہلے ہمارا وہیں قیام تھا۔ پھر سویڈن کے دوسرے حصے میں جہاں ہماری مسجد ہے، گوٹن برگ، اس کے بعد ناروے میں اوسلو، اور پھر آخر میں شمالی مغربی حصے کا دورہ کر کے، جو ایک قسم کی ذاتی رخصت کا حصہ تھا، واپس آیا ہوں۔ اس عرصے میں دو جمعے باہر پڑھنے کا موقعہ ملا ہے اور ایک یعنی تیسرے جمعے میں، اسلام نے جو رخصت دی ہے اس سے اس دفعہ استفادہ کیا گیا ہے۔

جمعے کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر سفر میں پڑھا جا سکتا ہے تو پڑھنے کی اجازت ہے اور اگر دقت ہو تو نہ پڑھنا ناپسندیدہ نہیں یعنی ایسا معاملہ ہے جو بالکل بین بین ہے اگر چھوڑنا پڑے تو چھوڑ بھی دیا جائے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسی بناء پر کہ اس حصے سے بھی استفادہ کرنا چاہیئے اور اس حصے سے بھی، بعض اوقات سفر میں جمعہ پڑھا اور بعض اوقات نہیں پڑھا۔ تو اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے ایک آخری جمعہ (۴ر ستمبر ۱۹۸۷ء) یعنی اس جمعے سے پہلے والا جمعہ، ہم نے بھی نہیں پڑھا اس میں صرف ظہر کی نماز پڑھی گئی۔

اس دوران جماعتوں سے تفصیلی ملاقات کا بہت موقعہ ملا۔ انفرادی طور پر، خاندانوں سے بھی۔ اور مجالس عاملہ کے ساتھ بیٹھ کر عمومی حالات کا جائزہ لینے کا موقعہ ملا۔

ایک خوشی کی بات تو یہ ہے

کہ بالعموم مسلسل جماعت کے ساتھ افراد جماعت کا تعلق بڑھ رہا ہے اور [illegible] میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اجتماعیت پیدا ہو رہی ہے۔ قربانی کا جذبہ بڑھ رہا ہے اور تبلیغ کا شوق بھی پہلے کی نسبت زیادہ نمایاں ہے۔ یہ پہلو، جو بالعموم ترقی کا رجحان ہے، بہت خوشکن ہے۔ اور تسلی بخش ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے۔ وہ جماعت کو بجائے ایک وقتی جوشیلی ترقی کی بجائے، مستقل ترقی کا رجحان عطا فرما رہا ہے۔ ورنہ وقتی طور پہ تو بعض دفعہ ایسی قومیں بھی جو بگڑ چکی ہوں، بعض نیک کاموں کے وقت اچانک اُبلتی ہیں۔ اُن کا قربانی کا معیار ایکدم بڑھ جاتا ہے لیکن بالعموم اسی تیز رفتاری کے ساتھ پھر وہ واپس بھی پہنچ جاتی ہیں۔ تو ایسی وقتی قربانی گو خوشکن تو ہوتی ہے، خوش منظر تو پیدا کرتی ہے لیکن قوموں کے احیاء کے لئے کافی نہیں ہوا کرتیں۔ اس لئے لازماً اللہ تعالیٰ سے

ایسی قربانی کی طلب کرنی چاہیئے

جو زندگی کا دائم حصہ بن جائے۔ جو ان کی فطرت ثانیہ بن جائے۔ اور وقتی حالات سے متاثر تو ہو لیکن اچھے رنگ میں اور جب وہ حالات گذر جائیں تو وہ واپس پہلے مقام پر گرنے کی بجائے اور آگے بڑھتی رہے یہ رجحان جماعت میں پیدا ہونا چاہیئے اور الحمد للہ کہ پیدا ہو رہا ہے گذشتہ چند سال میں، جب سے مجھے تفصیل سے جماعت سے تعلق کا موقعہ ملا ہے تو میں بہت مطمئن ہوں اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتا ہوں تو وہ جماعت کو مسلسل ترقی کے دور میں داخل فرما چکا ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی جو کمزور حصے ہیں ان پر نظر رکھنی بھی ضروری ہے۔ اور خواہ کوئی ترقی کے کسی بھی مقام پہ کھڑا ہو اسے آخری مقام قرار دیا ہی نہیں جا سکتا۔ کیونکہ آخری مقام موت ہے۔ موت کے سوا کوئی مقام آخری نہیں۔ ترقی کا ہر مقام ایک منزل ہے اور اگر اس سے آگے کوئی منزل نہیں رہی تو پھر وہ آپ کی موت کا دن ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ ہم ہمیشہ جہاں ترقی پر

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں

وہاں یہ دیکھتے رہیں کہ اگلی منازل کون سی ہیں۔ کون سے ایسے پہلو ابھی تک ناقص رہ گئے ہیں۔ کون سی کمزوریاں دور ہونے والی باقی ہیں۔ کون سی نئی نیکیاں رائج ہونی چاہئیں۔ جب ہم اس پہلو سے دیکھتے ہیں تو بے حد خلاء دکھائی دیتے ہیں۔ ایسی کمزوریاں نظر آنے لگتی ہیں کہ خدا کے فضلوں اور اس کے

"میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۲)

پیشکش:- گلوب ربڑ مینوفیکچررس ۲۴ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0441
گرام: GLOBEXPORT.

وعدوں کا حوصلہ نہ ہو تو دل ٹوٹنے لگتا ہے۔ بالعموم ایک جماعت بڑی سہانی اور لہلہاتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ انفرادی طور پر جب غور سے دیکھیں تو ہر انسان میں بشری کمزوریاں اس ذریعے تک پائی جاتی ہیں کہ اگر ان کو دور کیا جائے تو اس کے لئے بھی ایک عمر درکار ہے۔ اور اگر وہ دور ہو جائیں تو اجتماعی قوت میں ہزاروں، لاکھوں گنا اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ ہم نے ترقی حاصل کر لی اور آخری مقام تک پہنچ گئے نہایت ہی بڑی بے وقوفی ہوگی۔ بلکہ ایک ایسی پالیسی ہوگی جو خود کشی کے مترادف ہے۔

ایسی حمد کے نکتہ نگاہ سے خدا کے فضلوں پر نظر رکھنے کے لحاظ سے ترقی کو دیکھنا اور ترقی کی باتیں کرنی چاہئیں، کہ حوصلہ افزائی ہوتی رہے۔ لیکن ایک صاحب النظر جماعت کی حیثیت سے ہمیں اپنی کمزوریوں پر لازماً مسلسل نگاہ رکھنی چاہیئے اور ان کی تلاش کرتی چاہیئے مگر انفرادی تجسس کے رنگ میں نہیں۔ اس لئے کہ زید اور بکر میں کیا کیا خرابیاں ہیں جن کو ہیں معلوم کروں اور اچھالوں بلکہ کمزوریوں کی تلاش میں سب سے پہلے نفس کی کمزوریوں کی تلاش ضروری ہے۔ اور جماعتی کمزوریوں میں انفرادیت سامنے نہیں آنی چاہیئے بلکہ بالعموم جو خرابیاں پائی جاتی ہیں ان پر نظر ہونی چاہیئے اور ان کو دور کرنے کے لئے انسان کو ہمدردی اور دلی جذبے کے ساتھ غور کرتے رہنا چاہیئے۔

چنانچہ اس سفر کا جو

مجھے ایک بڑا فائدہ ہوا

اور جو مجھے فائدہ ہے وہ جماعت ہی کو فائدہ ہے کہ مجھے اس پہلو سے بھی جماعت کے مختلف حالات پر غور کرنے کا موقعہ ملا۔ ہر جماعت کے اپنے اپنے حالات جو ہر دوسری جماعت سے کسی رنگ میں مختلف ہیں، ان پر غور کرنے کا موقعہ ملا۔ تفصیلاً جو میرے جائزے کا ماحصل ہے وہ تو میں آپ کے سامنے پیش نہیں کر سکتا۔ بہت سا ایسا حصہ ہے جو دوران سال زیر نظر رہے گا۔ اور ان کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ جو بھی طریق سمجھائے گا۔ ان پر جس طرح بھی عمل کی توفیق بخشے گا۔ وہ ہم انشاء اللہ کرتے رہیں گے۔ لیکن کچھ بنیادی اصولی باتیں ہیں جو میں مختصراً آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

جماعت کے سامنے وقتاً فوقتاً مختلف تحریکات کی جاتی ہیں۔ جب وہ تحریکات آپ سنتے ہیں یا ان پر عمل ہوتا ہوا دیکھتے ہیں تو طبیعت میں ایک جوش اور ولولہ پیدا ہوتا ہے اور آپ کچھ دیر اس ہوا کے ساتھ بہا جاتے ہیں لیکن بعض ہوائیں ایسی ہیں جو آپ کا عارضی ساتھ دیا کرتی ہیں۔ تقریروں کی ہوائیں بھی ایسی ہوا کرتی ہیں۔ ایک خطیب جب آپ کو جوش دلاتا ہے تو اس کی ہوا اس قسم کی ہوتی ہے جیسے تیزی سے بس گزر رہی ہو تو سڑک کے دونوں طرف دیکھیں تو کھیتیاں اس بس کے جانے کی سمت میں مڑ جاتی ہیں اور تیز ہوا کا جھونکا ہے جو کھینچ رہا ہے۔ اگر بائیسکل چلاتے وقت آپ تھوڑی دیر کے لئے بس کی ہوا میں آجائیں تو آپ کو تھوڑی دیر کے لئے ایک مزید قوت نصیب ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ اس کا ساتھ نہیں دیتی وہ ہوا آتی ہے اور گذر جاتی ہے وہ ایک تیز رفتاری کا اشارہ کر کے اس کا مزہ چکھا کر آگے نکل جاتی ہے۔ تو اسی طرح انسان کے ساتھ معاملات ہیں جب ایک خطیب آپ کو توجہ دلاتا ہے ایک نصیحت کرنے والا آپ کو سمجھاتا ہے کہ کیا کیا اچھی باتیں ہیں جو کرنی چاہئیں تو اس کے نتیجے میں آپ کے اندر ایک وقتی ولولہ پیدا ہوتا ہے جو ضروری نہیں کہ آپ کی اپنی قوت ہو۔ بلکہ وہ بیرونی ہوا کے اثر سے ایسی چیز پیدا ہوتی ہے۔ اُسے دائم بنانا ایک اندرونی قوت کو چاہتا ہے۔

اور وہ اللہ کا تقویٰ ہے۔

جب تک خدا کا تقویٰ نہ ہو۔ اس وقت تک یہ عارضی تحریکیں مستقل نہیں ہوا کرتیں۔ اس لئے سب سے اہم اور بنیادی بات تو یہ ہے کہ جتنی بھی تحریکات کی جاتی ہیں ان کو دوام بخشنے کے لئے بلکہ پہلے سے ہمیشہ آگے بڑھانے کے لئے ہر فرد جماعت کا تقویٰ بلند ہو، تقویٰ کا معیار اونچا ہو یعنی جو وہ ایک اچھی بات سوچے کہ میں نے کرنی ہے اس کے بعد ہر روز صبح، شام اٹھتے بیٹھتے اپنے اللہ کے حوالے سے، اپنے دل کا جائزہ لیتا رہے کہ میں نے یہ کام خدا کو خوش کرنے کے لئے کرنا تھا، میں نے کیا کہ نہیں کیا۔ کس حد تک میں اس میں پیچھے رہا ہوں۔ اور چونکہ خدا ہمیشہ ساتھ رہنے والا ہے اس لئے تقویٰ PERMANENT ایک چیز نہیں رہتا تقویٰ محض کوئی ایسا اصول نہیں ہے جسے یاد رکھ کر آپ اپنے عزم کے نتیجے میں اس کے ساتھ چمٹے رہیں۔ تقویٰ، تقویٰ اللہ ہے۔ اللہ کا تقویٰ ہی کا مطلب ہے۔ ایسی دائمی ذات کا خیال، جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہنے والی ہے۔ اور یہ تقویٰ پیدا ہو ہی نہیں سکتا جب تک ایک زندہ ہمیشہ ساتھ رہنے والے ساتھی خدا کا تصور قائم نہ ہو۔ جس حد تک یہ خدا زندہ اور ساتھی ہے۔ اسی حد تک تقویٰ کا معیار بلند ہوگا۔ محض علمی پہلو سے تقویٰ کا معیار بلند نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات تقویٰ کے بارے میں ہیں۔ وہ پڑھیں۔ ان کا ایک اثر تو وہی ہوا کا سا اثر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان میں جب پڑھتے ہیں تو ایک تیز جھونکا آتا ہے جو آپ کو لے کر کچھ قدم آگے بڑھ جاتا ہے۔ پھر باقی آپ کا تقویٰ ہے۔ وہ تقویٰ اس علم کے باوجود جو آپ نے حاصل کیا، آپ کو دوام نہیں بخشتا۔ جب وہ تقویٰ اللہ صحیح معنوں میں نہ بن جائے جب تک اللہ تعالیٰ کی ذات سے ایسا تعلق پیدا نہ ہو جائے کہ وہ رفیق ہو جائے وہ ہمیشہ ایک ریفرنس پوائینٹ REFERENCE POINT بن جائے۔ ہمیشہ اس کے حوالے سے بات ہو اور اس کی طرف مخاطب ہو کر بات ہو اور اس کو دکھا کر بات ہو۔ تو انسان کے اندر جو دکھاوے کا جذبہ ہے اس کا رُخ موڑنا بھی ایک بنیادی تقویٰ کا اصول ہے۔

اور اس کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں

ہم اپنی بہت سی قوتوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔

یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان میں دکھاوا نہ ہو۔ جو یہ کہتا ہے کہ کوئی انسان دکھاوے کے بغیر رہ سکتا ہے، بالکل جھوٹ بولتا ہے۔ کامل نفس کا مرنا کوئی حقیقت نہیں ہے لیکن دکھاوے کا رخ تبدیل ہونا اصل حقیقت ہے۔ انبیاء انسانوں کی طرف سے آنکھیں بند کر لیتے تھے اور ان کے دکھاوے کا پہلو محض اپنے رب کی طرف مڑ جاتا تھا۔ "تبتل الی اللہ" اس کا نام ہے۔ یہ مطلب تو نہیں کہ باقی انسانوں سے تعلق توڑ لو۔ ورنہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم "رحمت للعالمین" کیسے رہتے۔ اگر بنی نوع انسان اور تمام مخلوقات سے تعلق ہی توڑ بیٹھتے پس تبتل کا مفہوم بھی تقویٰ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ تبتل پیدا کریں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا فرمایا یعنی بنی نوع انسان کی نیکیاں، جہاں تک آپ کی نیکیاں اور حسن کے دکھانے کا تعلق ہے آپ ان سے کلیۃً "مستغنی ہو چکے تھے۔ ایک ذرہ بھی آپ کے دل میں یہ خیال نہیں تھا کہ کوئی مجھے کب دیکھ کر کیا سمجھ رہا ہے۔ لیکن ہر لحظہ یہ خیال اپنے خدا کے مقابل پر تھا اپنے خدا کی نسبت سے تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی درس گاہ میں تربیت حاصل فرمائی۔ اور آپ سے بھی جب ایک سوال ہوا تو آپ نے اسی قسم کا جواب دیا۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کی نمازوں کی بعض دفعہ ایسی حالتیں پیدا ہوتی ہیں کہ جس اس وقت اور بھی لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

کبھی آپ کو خیال آیا کہ کوئی دیکھ رہا ہوگا

اور کیا سمجھ رہا ہوگا۔ آپ نے فرمایا، میں تو دوسروں سے اسی طرح کا تعلق رکھتا ہوں، جیسا کہ تم اصطبل میں نماز پڑھ رہے ہو۔ کبھی تمہیں خیال آئے گا

کہ گھوڑے دیکھ رہے ہیں! تمہاری نماز کا ان پر کیا اثر پڑ رہا ہے۔ یہ ہے
تبتّل، کی تعریف جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمادی
انسانوں سے تعلق کے لحاظ سے ان کے لئے رحمت ہو۔ اپنے
دکھاوے کے لحاظ سے ان کو گھوڑوں سے زیادہ اہمیت نہ دو۔ ایسے
جانور جن کا دیکھنا نہ دیکھنا تمہارے لئے برابر ہے۔ یہ کامل تبتّل ہو
جائے تو

دکھاوا سارا غسیل کیلئے رہ جاتا ہے

کیونکہ انسان دکھاوے کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ فطرت کے خلاف ہے۔ وہ مرجاتا ہے جس کو نیکی کی وجہ سے تحسین حاصل نہ ہو۔ اس لئے وہ تحسین حاصل کرنے کا ایک ہی رُخ ہے کہ اپنے رب کو دکھا کر اس سے باتیں کرتے ہوئے انسان جس حد تک جس کو توفیق ملتی ہے نیکی کی، اس نیکی کا سفر اختیار کرے۔ ہر موڑ پر، ہر پہلو پر وہ اپنے رب کو دکھاتا رہے کہ ہاں، دیکھ میں یہ کر رہا ہوں۔ یا یہ نہیں کر سکا اور اس کے نتیجے میں دل میں درد پیدا ہو اور اس سے دعائیں نکلیں تو تقویٰ کی حقیقت کو اگر آپ سمجھیں تو بہت بڑی، زندگی کی عظمتوں کے راز تقویٰ ہی میں مضمر ہیں۔ اور ساری نیکی کی تحریکات، تمام نیک اثر، آپ کو ہواؤں کی طرح آگے بڑھاتے ہیں۔ ان کو دوام بخشنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ کے حوالے سے اپنے دل کو طاقت دیں اور ہر اچھے کام کو خود اپنے نفس کے جائزے کے ساتھ اس طرح دیکھا کریں کہ میں خدا کو کتنا خوش کر سکا ہوں یا کتنا بدنصیب ہوں کہ خدا کو خوش نہیں کر سکا۔

دوسرا پہلو جو اس سفر کے دوران میرے سامنے آیا اور جس کے بارے میں، میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو یاد دہانی کرانی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ساری باتیں اچھی ہوں لیکن اس کے باوجود انسان کمزور ہے۔ اچھی باتیں سن کر بھی، ان کے اوپر عمل کرنے کی نیت رکھتے ہوئے بھی وہ کمزوری دکھاتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے بار بار اسی طرف توجہ دلائی کہ مومنوں کو نصیحت کر

نصیحت مومنوں کو ضرور فائدہ پہنچائے گی

فَذَكِّرْ۔ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ۔ نصیحت کر لیکن عارضی نصیحت کرنے والا نہ بن۔ تو مُذَكِّر ہے۔ مُذَكِّر اس کو کہتے ہیں جو مستقل ناصح ہو، کبھی بھی نصیحت سے الگ رہنے والا نہ ہو۔ تو یاد دہانیاں کرانے کا ایک نظام ہے۔ نصیحت کا نظام ہے جو درحقیقت جماعت کی انتظامیہ کے سپرد ہے۔ افسوس کہ جماعت کی انتظامیہ بھی اس سے غافل ہو جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں، میں نے جو جائزہ لیا اور مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ جو کام انتظامیہ کے سپرد کئے ہوئے تھے۔ اکثر جگہوں میں انہوں نے نہیں کئے۔ بعض باتوں کے متعلق کہا تھا کہ ان کو مستقل اپنے ایجنڈے کا حصہ رکھیں ورنہ آپ بھول جائیں گے۔ مثلاً دعوت الی اللہ کی سکیم ہے۔ اس سے اللہ کے فضل سے انفرادی طور پر لوگوں نے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اور بعض جگہ جماعتی طور پر بھی یعنی باقاعدہ تنظیم کے تابع۔ وہ لوگ جو پہلے دعوت الی اللہ کرنا نہیں جانتے تھے اُن کو دعوت الی اللہ کرنے کا طریقہ آیا۔ ان کا شوق بڑھا اور نظم و ضبط کے ساتھ انہوں نے کام آگے بڑھانا شروع کیا۔ لیکن

اگر مجالس عاملہ اسے، جیسے میں کہہ چکا ہوں کہ ایک دفعہ اپنے ایجنڈے میں شامل رکھیں اور جس طرح کہ میں نے کہا تھا کہ وہ بار بار جائزہ لیتی رہیں، بحیثیت مجلس عاملہ بحیثیت ایک سیکرٹری اصلاح وارشاد نہیں۔ بلکہ ساری مجلس عاملہ اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھے اور جائزہ لے کہ اس دور میں ہم نے کتنے مزید

احمدیوں کو دعوت الی اللہ کا فن سکھایا ہے

ان کو ساتھ لے کر آگے بڑھے ہیں۔ کتنے نئے دائروں میں جماعت کا پیغام پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ کون سے علاقے تشنہ پڑے ہیں۔ کون کون سی قومیں خالی ہیں۔ کون کون سے گروہ ہیں مثلاً کسانی یا دوسرے۔ باہر سے آنے والے مہاجرین کے بھی بڑے گروہ ہوتے ہیں۔ کن کی طرف ہم توجہ کر سکے ہیں اور کن کی طرف توجہ کرنا باقی ہے۔ یہ سارے کام اتنے زیادہ ہیں کہ ایک فرد کا کام نہیں اور بار بار بھول جانے والے کام ہیں۔ اس لئے جماعتوں کے لئے ضروری ہے کہ جو نصیحت کی جائے وہ انفرادی طور پر بھی یاد رکھنے کی کوشش کی جائے۔ لیکن اس سے بڑھ کر، جماعتی طور پہ یاد رکھنے کی کوشش کی جائے۔ انتظامیہ کو بعض ایسی باتیں جو مستقل ہدایت کا رنگ رکھتی ہیں، چارٹس CHARTS پر لکھ کر دفتروں میں لٹکا لینی چاہئیں تاکہ بھولیں نہ۔ اور باشعور قوموں کی طرح ان کی طرف METHODICALLY ایک طریق کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔ اور اگر بار بار اس طرح ان کو یاد دہانی ہوتی رہے اور وہ بیٹھیں اور غور کریں تو ہر غور کے نتیجے میں جماعت کا قدم آگے بڑھے گا۔ انسان بعض دفعہ غور کے نتیجے میں ایکسائیٹڈ (EXCITED) (جذباتی۔ متحرک) ہونے لگتا ہے۔ اور پھر ایکسائیٹمنٹ کے نتیجے میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ ایک مردہ دل انسان یا ایک مردہ دل جماعت تو کسی پہلو سے بھی خواہ وہ نیکی کے سب طریق جانتی ہو آگے نہیں بڑھ سکتی۔ وہ جو طبعی جوش ہے وہ ایکسائیٹمنٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ فکر و نظر کے لئے بھی ایکسائیٹمنٹ ضروری ہے۔ عام حالات میں بیٹھے ہوئے ہیں، شعر و شاعری کی طرف توجہ ہی کوئی نہیں کوئی اچھا شعر کہنے والا آپ کے پاس آجاتا ہے یا کوئی اچھے شعر یاد رکھنے والا، وہ ایک اچھا شعر پڑھتا ہے اور شعر و شاعری کا ذکر چھیڑتا ہے تو آپ کے دل میں ایک اور اچھا شعر پیدا ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ شعریت کے نتیجے میں پیدا ہو یا کسی کا شعر یاد آکر۔ اور اس طرح بات بڑھتے بڑھتے آپ کا جو شعر کی طرف رجحان ہے وہ بہت ہی بلندی اختیار کر جاتا ہے۔ تو معاملات کو مجالس عاملہ میں رکھنے سے ہر ذہن ایکسائیٹڈ ہو جاتا ہے۔ وہ متحرک ہو کر جماعت کے متعلق اچھی باتیں سوچتا ہے اور سب کے دل میں ایک ولولہ پیدا ہو جاتا ہے تو اس لئے

جو پروگرام مجالس عاملہ کے سپرد ہیں

وہ مجالس عاملہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنے چاہئیں۔

میں نے ایک اور بھی مشکل دیکھی ہے کہ مجالس عاملہ پر بعض لوگ انحصار نہیں کرتے حالانکہ وہ امیر بھی نہیں ہے کہ جس سے اس نے امارت حاصل کی ہے۔ وہ اس کے احکام کو نظر انداز کر رہا ہے۔ وہ امیر کیا ہوا۔ وہ تو امیر ہے ہی اس لئے کہ کسی نے اُسے امیر بنایا ہے۔ اگر وہ امیر بنانے

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید لیدری مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

والے کی ایسی ہدایات کو جو اس کے پاس امانت ہیں وہ بحیثیت امانت ان کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ عملاً امیر ہی نہیں ہے۔ اس لئے آخری بات پھر امیر پہ آ جائے گی۔ امیر کو چاہیئے کہ وہ ذمہ دار ہے اور مجلس عاملہ کا ہر فرد دوسرے بھی ذمہ دار ہے۔ کیونکہ ساری مجلس عاملہ مخاطب ہے۔ اوّل درجے کی ذمہ داری امیر پہ عائد ہوتی ہے۔ ان باتوں پہ غور کرتے رہا کریں دیکھتے رہیں اور جہاں جہاں بھی کوئی نقص پیدا ہو رہا ہے یعنی ہدایات پہ عمل نہ کرنے کے سلسلہ میں

اس نقص کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

احمدیت کی ترقی کے بہت ہی امکانات ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ قوموں میں رجحان پیدا ہو رہے ہیں اور پہلے سے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ عربوں کے متعلق میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اللہ کے فضل سے رجحان بہت نمایاں ہے۔ لیکن اب اس سفر میں میں نے دیکھا ہے کہ پہلے کی نسبت بہت زیادہ بڑھ چکا ہے۔ گذشتہ سال میں نے جن جگہوں پہ جا کر عرب نو احمدیوں کو دیکھا ان کی تعداد میں اضافہ، ان کی کیفیت، ان کے اخلاص میں اضافہ، یوں لگتا تھا کہ بعض تو جیسے صدیوں سے احمدیت کی جھولی میں ہیں اور احمدیوں کے خاندان میں پیدا ہوئے۔ حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اور اس قوم میں غیر معمولی نیکی کے لئے قربانی دینے کا جذبہ ہے خدا کا انتخاب غلط نہیں ہو سکتا۔ خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عربوں میں پیدا کیا تھا۔ غلام پنجابیوں میں پیدا کیا ہے۔ اور یہ نسبت آپ کو دے گئی۔ وہ عرب جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پہ عمل کرتے ہیں وہ دنیا کی ہر قوم سے بلند ہو جاتے ہیں۔ اور جو دوسری قومیں عمل کرتی ہیں وہ بھی بلند ہو جاتی ہیں لیکن انفرادی طور پر یہ ممکن ہے کہ ایک عجمی ایک عرب سے انفرادی طور پر بہت آگے نکل جائے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کردہ تعلیم پہ عمل کرتے ہیں۔ لیکن جب ہم قومی بات کرتے ہیں تو بالعموم بات کر رہے ہوتے ہیں تبھی خدا تعالیٰ نے جو اوّل درجے کے القابات تھے، قرآن کریم میں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْآخِرِيْنَ۔

جو پہلے ہیں، ان میں جوق در جوق لوگ شامل ہیں جو اس مقام تک پہنچ گئے۔ آخرین میں بھی پہنچنے والے ہیں۔ لیکن اس اوّل مقام تک پہنچنے والے کم ہیں نسبتاً۔ خدا تعالیٰ نے جو یہ تفریق رکھی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ عربوں کے سوا کوئی بلند مقام کو حاصل نہیں کر سکتا۔ مراد یہ ہے کہ اس قوم کو ہم نے اس لئے چنا ہے کہ ان میں بالعموم قربانیوں کا ولولہ اور استطاعت ہے۔ یہ [illegible] ہیں۔ جب ایک دفعہ ایک بات کو سمجھ جائیں تو پھر اس کو قبول کرتے ہیں پھر وہیں اور اسی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

یہ جذبہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ نئے آنے والے عرب بہت سے پرانے احمدیوں سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور ان کے علاوہ بعض ایسے نئے عربوں کو بھی انہوں نے اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے۔ اور ان میں اعلیٰ درجے کے صحافی، بڑے اچھے تعلیم یافتہ لوگ شامل ہیں۔ اور بعض اور بین الاقوامی میں امتیاز حاصل کرنے والے، اور غیر معمولی صلاحیتوں والے لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور توجہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک ایسا نوجوان صحافی، ابھی کچھ عرصہ پہلے احمدی ہوا۔ جس کا اثر اپنے صحافتی حلقے میں اتنا نمایاں ہے کہ اس نے عراق اور دوسری جگہوں میں مضمون لکھنے شروع کئے اور اس سے ایک نمایاں شور پیدا ہو گیا کہ ایک عرب صحافی احمدیوں کے حق میں مضمون لکھ رہا ہے۔ ایک اخبار جو مسلسل احمدیت کے خلاف ہمیشہ کچھ نہ کچھ لکھتا رہتا تھا۔ اس اخبار نے اس سے تعلق قائم کیا اور کہا کہ تم ہمارے لئے کوئی کالم لکھا کرو۔ اس نے کہا کہ کالم تو میں لکھوں گا لیکن شرط یہ ہے کہ

احمدیت کی مخالفت ترک کر دو۔

جس رسالے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی جا رہی ہوں اس میں میرا مضمون شائع نہیں ہوگا۔ اس نے وعدہ کیا اور جب میں پہنچا ہوں اس عرصے تک، وعدے سے لے کر کوئی مضمون احمدیت کی مخالفت میں، اس میں شائع نہیں ہوا تھا۔ تو ان میں جذبہ بھی ہے، قابلیت بھی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ۔ اور دوسرے ممالک کے بعض بعض ایسے عرب صحافی تھے جنہوں نے بڑا شکوہ کیا کہ یہ احمدیت تھی تو آپ نے ہم سے چھپا کر کیوں رکھی ہوئی تھی۔ ہم تو دیکھے میں رہتے۔ ہم تو صحراؤں میں بھٹکتے رہے ہیں تو پتہ ہی نہیں تھا کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ یہ تو عظیم نعمت ہے اور آپ نے ہمیں بتایا ہی نہیں۔ میں نے اُن کو بتایا کہ ہمارا بھی کچھ قصور ہوگا مگر کچھ آپ لوگوں کا بھی قصور ہے۔ یکطرفہ جھوٹی باتیں پھیلائے چلے جا رہے ہیں۔ ہمارا لٹریچر پہنچے تو اس کو ضبط کر لیتے ہیں۔ ہم کریں کیا! ہمیں آواز پہنچا دینے کی اجازت نہیں ہے۔ اور مخالفوں کو کھلم کھلا سراسر جھوٹ بیان کرنے کی اجازت ہے بلکہ تحریک کی جاتی ہے اور پیسے ملتے ہیں احمدیت کے خلاف گند لکھنے پہ۔ کروڑوں روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے، تو یہ مجبوریاں بھی ہیں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے میں سمجھتا ہوں مجبوریاں بھی تھیں۔ لیکن میں اب خاموش نہیں بیٹھنا۔ جو کچھ میری استطاعت میں ہے میرے جتنے دوست ہیں، صحافی یا دیگر صاحب علم لوگ ہیں

اپنے آپ کو آج سے وقف کرتا ہوں

کہ اُن کو ہمیشہ احمدیت کا پیغام، جس طرح بھی ہو سکے، دیتا چلا جاؤں گا۔

تو ایسی قومیں ہیں، مگر بعض ممالک میں عربوں کی طرف توجہ ہے بعض میں نہیں۔ حالانکہ میں بار بار توجہ دلا چکا ہوں کہ یہ ایک بڑا قیمتی گروہ ہے اس کو ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ احمدیت کی آئندہ ترقی اس بات سے وابستہ ہے کہ ہم جلد از جلد عربوں کی غلط فہمیاں دور کریں اور اُن کے احسانات کا بدلہ اتاریں ابتداءً یعنی اسلام ان سے ملا۔ اب وہ بدقسمتی سے اسلام کی حقیقت سے دور ہو گئے ہیں۔ اسلام کو انکو واپس پہنچانا ان کے لئے "ضالّۃ المؤمن" والی بات ہوگی لیکن ہمارے لئے احسان کا بدلہ اتارنے والی بات ہو جائے گی۔

اس لئے یہ بھی حصہ ہے۔ پھر بہت سے چینی CHINESE ہیں جو مختلف ممالک میں آباد ہیں۔ آپ تبلیغ کے لئے چین نہیں جا سکتے مگر خدا نے آپ کو پاس چینیوں کو بھیج دیا ہے۔ آپ کیوں انہیں تبلیغ نہیں کرتے۔ کیوں آپ ان کے لئے گروہ وقف نہیں کرتے، ویت نامی VIETNAMESE آ رہے ہیں۔ کوئی دوسری قوموں کے مہاجرین ہیں، افغان مہاجرین ہیں جنہوں نے وہاں احمدیت پر مظالم کئے اور احمدیت کی آواز بند کر دی۔

اب خدا نے ان کو ساری دنیا میں بکھیر دیا

اور آپ کی دسترس میں داخل کر دیا ہے۔ آپ جب چاہیں ان تک پہنچ سکتے ہیں اور آزادی کے ساتھ ان کو تبلیغ کر سکتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ درحقیقت عظیم انتظام فرما رہا ہے۔ ترک TORKS لوگ ہیں۔ ترکوں کی طرف کوئی توجہ نہ ہونے کی ایک بڑی وجہ ان کے قانون کی سختیاں تھیں لیکن جو ترک بیرونی ممالک میں ہیں وہاں ان کا قانون نہیں چلتا۔ یہ بھی بہت عظیم قوم ہے۔ باوجود اس کے کہ اتا ترک نے سیاسی خدمات سرانجام دیں لیکن اسلام کو دبانے کی کوشش کی اپنے ملک میں۔ بحیثیت فرد ترک میں آج بھی اسلام کا معیار بہت سے عرب ممالک سے زیادہ ہے یعنی فی صد کے حساب سے جتنے ترک نمازی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں اور محرمات سے پرہیز کرنے

دالے اپنے آپ کو دوسری قوموں میں گم ملیں گے۔ تو ترکوں کے ساتھ بھی جماعت کی ترقی بہت حد تک وابستہ ہے۔ لیکن یہ بحث نہیں ہے کہ جماعت کی ترقی وابستہ ہے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اس غرض کے لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ امت محمدیہ کو پہلے سنبھالیں۔ تحریک تو کریں اور پھر سارے عالم کیلئے ایک بہت بڑا پلیٹ فارم بنائیں جس سے تبلیغ کو انجام تک پہنچایا جا سکے۔ یہ کام ہے جس کے لئے مجالس عاملہ کو غور کرتے رہنا چاہیئے۔ اس کے لئے الگ گروہ مقرر کرنے چاہئیں۔ ایک تیسری اہم بات یہ ہے کہ

جب کام زیادہ ہوں تو اندرونی محبت کا بڑھنا ضروری ہے

اور اختلافات کا ختم ہونا ضروری ہے۔

جن جماعتوں میں اختلافات پائے جاتے ہیں وہ کئی قسم کے ہیں۔ یا کئی قسم کے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو وہ جو بعض جماعتوں کو دو نیم کر دیتے ہیں۔ ایک حصہ ایک طرف۔ دوسرا حصہ دوسری طرف۔ اور ایک دوسرے کی طرف مقابل ہو کر وہ ایک دوسرے کی برائیاں دیکھنا، اچھالنا اور ہر ایک کو یہ سمجھنا کہ یہ جماعت کی ترقی کی راہ میں روک ہے۔ ایسی جماعتیں تو نہ صرف صفر ہو جاتی ہیں بلکہ منفی کی طرف تیزی سے حرکت کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ بہت سی ایسی جماعتیں جو میری نظر میں تھیں خدا تعالیٰ نے بہت فضل فرمایا۔ اب ان میں سے بھاری اکثریت ایسی ہے جو اس بیماری سے آزاد ہو چکی ہے اور نجات پا چکی ہے۔ لیکن کئی کئی جگہ ایک ایسی باقی ہیں۔ پاکستان میں بھی اور باہر کے ممالک میں بھی۔ پھر دوسرا اختلاف ہوتا ہے جو مجلس عاملہ میں ہوتا ہے۔ جب بھی ممبر اکٹھے بیٹھتے ہیں، خواہ مخواہ آپس میں لڑتے رہتے ہیں۔ ایک اپنی چوہدراہٹ کے لئے جھگڑا کرتا ہے۔ دوسرا اپنی چوہدراہٹ کے لئے کرتا ہے۔ اور جماعت کی چوہدراہٹ کی پرواہ ہی نہیں رہتی کہ اس کی پگڑی تار تار ہو کر بکھر گئی ہے اور جماعت کی عزت خاک میں مل گئی ہے۔ اپنی عزتوں کا خیال ہوتا ہے۔ جہاں بھی مجلس عاملہ کے ممبر آپس میں لڑیں گے وہاں جماعت پر نہایت بیہودہ اثر پڑتا ہے خواہ باقی جماعت اکٹھی ہو۔ اور ترقی کی راہیں وہاں بھی بند ہو جاتی ہیں اور جماعت کا وقار ذلیل ہو جاتا ہے۔

اس لئے اس قسم کے اختلافات کو بھی ہمیں نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے بلکہ غیر معمولی توجہ کے ساتھ ان کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ پھر جماعت کے اندر بعض طبقات ہیں یعنی چھوٹے گروہ بعض دوسرے چھوٹے گروہوں سے متصادم ہو جاتے ہیں۔ ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں اور خواہ مخواہ ان کی وجہ سے جماعت میں ہمیشہ بدمزگی اور چپقلش رہتی ہے۔ ہر قسم کے اختلاف کو ہمیں مٹانا ہے ایک امت واحدہ بننا ہے۔ تب دنیا کو امت واحدہ بنا سکیں گے اور اس کے لئے بنیادی اصول جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ اس کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اختلاف سے نجات تو ممکن نہیں ہے۔ جس طرح میں نے کہا تھا، دکھاوا تو کر سکتے ہیں اگر خدا کو نہیں دکھائیں گے تو دنیا کو دکھانے لگ جائیں گے۔ اسی طرح اختلاف سے بھی کوئی نجات نہیں۔ انسان کا ایک فطری حصہ ہے اس نے اختلاف کرنا ہے۔ اس کو اسی سے ترقی ہوتی ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک قسم کے اختلاف کی اجازت دی ہے۔ اختلاف سے منع نہیں فرمایا۔ فرمایا۔ اختلاف امتی رحمۃ۔ میری امت اگر وہ میری امت ہے تو

صرف وہی اختلاف کرے گی جو رحمت ہوگا۔

جس کے نتیجہ میں ترقیات نصیب ہوتی ہیں۔ ایسا اختلاف جو سچ پر مبنی ہو، دیانتدارانہ رائے کے اظہار پر مبنی ہو، جو شریعت اور ادب کے اصولوں کے تابع ہو۔ اس کے نتیجے میں رحمت ہے۔ رحمت میں محبت کا بڑھنا داخل ہے۔ بلکہ سب سے اہم نکتہ رحمت کا محبت ہے۔ تو فرمایا، میری امت کا اختلاف دوسرے لوگوں کے اختلاف کی طرح نہیں ہے کیونکہ باقی اختلاف تفرقوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ باقی اختلاف انشقاق پیدا کر دیتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ میری امت جو تقویٰ پر مبنی اختلاف کرتی ہے اس کے نتیجے میں ایک دوسرے سے پیار بڑھتا ہے، شفقت بڑھتی ہے۔ ایک دوسرے سے رحمت بڑھتی ہے۔ تو یہ اسلوب ہو اگر اختلاف کا تو اس کے لئے تو آپ کو نہ صرف اجازت بلکہ تاکید ہے کہ اختلاف ضرور کریں۔ لیکن جہاں آپ کے اختلاف انشقاق پر منتج ہو گئے، جہاں آپ کے اختلافات کے نتیجے میں افتراق ہوں گے دل پھٹیں گے یاد رکھیں یا آپ امت محمدیہ نہیں رہے یا آپ کے اختلاف، امت محمدیہ کے اختلاف کے مطابق نہیں ہے۔ کوئی نہ کوئی گڑبڑ، کوئی نہ کوئی خرابی پیدا ہو چکی ہے۔ اس کو دور کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ پس اختلاف کریں، مجلس میں کریں یا باہر کریں اس شرط کے ساتھ کریں

ہر اختلاف کے نتیجے میں رحمت نصیب ہو۔

ترقی ہو اور ایک دوسرے سے محبت پیدا ہو۔ اور ایک دوسرے کا احسان انسان قبول کرے کہ ہاں، آپ نے صحیح بات بتائی، میرے علم میں پہلے نہیں تھی۔ شکریہ۔ جزاکم اللہ۔ میں اب پہلے سے بہت زیادہ بہتر سوچنے کی اہلیت رکھتا ہوں کیوں کہ آپ نے میری راہنمائی فرما دی۔ اس قسم کی باتیں اگر اختلاف کے نتیجے میں ہوں تو یہ رحمت کی نشانی ہے۔ اگر اس قسم کی باتیں ہوں کہ تم کون ہوتے ہو۔ تم اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو۔ تم زیادہ بڑے تھانیدار بن کے آئے ہو۔ تمہیں ان باتوں کے لئے کس نے مقرر کیا ہے۔ بے وقوف ہو۔ جاہل ہو۔ تمہیں آتا کچھ نہیں مجھے سمجھانے کے لئے آگئے ہو۔ اگر ایسی باتیں ہیں تو یہ امت محمدیہ کا اختلاف نہیں۔ یہ تو جاہلوں کا اختلاف ہے جن کا امت سے کوئی تعلق ہی نہیں قبل از زمانہ اسلام میں کوئی زمانہ جاہلیت کا گزرا ہے اس وقت ایسے اختلاف ہوا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے دور میں یہ اختلاف ختم ہو چکے تھے۔ پھر رفتہ رفتہ بدقسمتی سے بعض عرب ان پرانے اختلافات کی طرف لوٹے اور اسلام کو شدید نقصان پہنچا۔

تو یہ تو ایک تلخ دودھ نہیں ڈسا جاتا۔ اس تاریخ کو پیش نظر رکھیں اگر آپ نے اختلافات کو اپنے لئے زہر قاتل نہ سمجھا اور اس سے بچنے کی تدابیر کسی طریق پر ہیز نہ کیا تو ساری ترقی زائل ہو سکتی ہے۔ خصوصاً

جبکہ غیر قوموں سے عظیم مقابلے ہمارے سامنے آرہے ہیں۔

اس وقت اختلاف کا صرف ایک منفی پہلو نہیں ہے جو آپ کو پیش نظر رکھنا چاہیئے جس سے آپ کو بچنے کی کوشش کرنی ہے۔ ایک یہ بات ملحوظ رکھیں کہ اختلاف نہ ہونے کے نتیجے میں ایک مثبت طاقت عطا ہوتی ہے۔ جو بہت ہی بڑے اور عظیم کام کرنے کی اہلیت آپ کو عطا کر دیتی ہے۔ وہ طاقت کیسے عطا ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے اور وضاحت بھی موجود ہے۔ بار بار یہ فرمایا گیا ہے کہ "بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ" بنو اتحاد کے نتیجے میں تمہیں ایک غیر معمولی طاقت نصیب ہوگی۔ لوگ تمہیں پھر توڑ نہیں سکیں گے۔ بہت سے مختلف اصول بیان فرمائے، مختلف رنگ میں، اس امر پر روشنی ڈالی اور یہ بتایا کہ اگر اختلاف نہیں کرو گے تو تمہارے اندر ایک ریح پیدا ہوگی اور اگر اختلاف کرو گے تو ریح نکل جائے گی۔ وہ ریح کیا چیز ہے جس کا قرآن کریم ذکر فرماتا ہے۔ وہ کون سی طاقت ہے جو بظاہر اسی تعداد پر مشتمل مسلمان ہونے کے وہ کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ آتی ہے اور غائب بھی ہو جاتی ہے۔ اور نظر نہیں آتی کہ کیوں ایسا ہو رہا ہے۔ اس پر غور کرنا چاہیئے۔ قرآن کریم نے جہاں آسمان سے نازل ہونے والی چیزوں کا ذکر فرمایا وہاں لوہے کا بھی ذکر فرمایا۔ کہ ہم نے لوہے کو آسمان سے نازل فرمایا ہے۔ چنانچہ اس اصول کے پیش نظر کہ خدا تعالیٰ نے صرف ان چیزوں کا ذکر فرمایا ہے، نزول کا، جو اپنی جنس میں سب سے زیادہ فائدہ

صحت مند نہیں۔ اور باقی چیزوں کو چھوڑ دیا ہے۔ اپنی نوع میں بعض چیزیں ایسی غیر معمولی افادہ کی طاقت رکھتی ہیں۔ ان کو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے نازل کیا۔ مثلاً پانی کو نازل کیا۔ لوہے کو نازل کیا، دودھ دینے والے جانوروں کو نازل کیا۔ لباس کو نازل کیا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نازل کیا۔ کسی اور نبی کو نازل نہیں کیا۔ کیا تو سب کو ہے لیکن ذکر صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا گیا ہے۔

تو نزول کا لفظ بتاتا ہے کہ ہر نوع میں جو سب سے زیادہ شاندار فائدے کی چیز تھی اس کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ اس پہلو سے میں لوہے کے متعلق غور کر رہا تھا ہوں کہ

اس میں آخر کیا غیر معمولی بات ہے

جو دوسری دھاتوں میں نہیں۔ جس کو خدا تعالیٰ نے یہ کہہ کر چن لیا کہ میں نے اسے نازل فرمایا۔ ایک چیز کی طرف میری توجہ سویڈن میں پیدا ہوئی چنانچہ جلسہ کے اجلاس میں بھی میں نے ان کو متوجہ کیا کہ صرف لوہا ایک ایسی دھات ہے جس کے ذرات کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی ہے کہ ایک سمت منہ کر لیں۔ باقی دھاتوں کے ذرات کے منہ مختلف سمتوں میں رہتے ہیں اور بجلی کی جتنی طاقت آپ چاہیں گذاریں ان کے اندر یہ استطاعت ہی نہیں کہ مقناطیس بن سکیں۔ تانبے میں یہ طاقت نہیں ہے۔ چاندی میں یہ طاقت نہیں ہے۔ سونا کتنا ہی قیمتی آپ کہہ لیں اس میں یہ طاقت نہیں ہے۔ پلاٹینم میں یہ طاقت نہیں ہے۔ لیکن لوہے میں ہے وہ مقناطیس بن جاتا ہے۔ اور مقناطیس بننے کا راز یہ ہے کہ اس کے سارے ذرے ایک سمت میں منہ کر لیتے ہیں۔ پس قرآن کریم نے ہمیں بہت بڑی حکمت کا راز بتا دیا اور جب ہم قرآن کریم کی دوسری آیات پر غور کرتے ہیں تو امت محمدیہ کو بالکل لوہے کی دھات کی طرح شمار کیا گیا ہے۔ فرمایا ہے جہاں کہیں بھی ہو ایک طرف منہ کرو۔ ہمیشہ اپنا قبلہ درست رکھو۔ اتنی اہمیت دی گئی ہے یک جہتی کو کہ دنیا کی ساری الٰہی کتابوں کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں کہیں اس اہمیت کو چھوڑ اس کا عشر عشیر بھی آپ کو نہیں ملے گا۔

ایک طرف منہ کرنا

یعنی امت محمدیہ کا منہ اگر ایک طرف ہو جائے تو اس میں عظیم مقناطیسی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اسی کا نام وہ ریح ہے۔ فرمایا جب تم ایک دوسرے سے منہ پھیرو گے تو تمہاری ریح نکل جائے گی۔ ریح اس قوت کو کہتے ہیں جو اپنے جسمانی مادے سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ وہ نظر نہیں آ رہی ہوتی لیکن اس کا دائرہ پھیلا ہوا ہوتا ہے۔

وہ رعب ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بھی ذکر ملتا ہے۔ یعنی یک جہتی بہت ضروری ہے کیونکہ ہم نے جو کام کرنے ہیں وہ ہماری موجودہ مادی طاقت سے بہت بڑھ کر ہیں۔ اور اگر ہم سارے ایک طرف رخ کر لیں تو محض ہماری مادی طاقت کے اجتماع کے نتیجہ میں جو قوت حاصل ہوتی ہے وہ نہیں رہے گی۔ بلکہ وہ قوت حاصل ہو جائے گی جسے قرآنی اصطلاح میں ریح کہتے ہیں اور جسے سائنسی اصطلاح میں مقناطیس کہتے ہیں۔ جب میں نے اس پہلو سے غور کیا تو میں حیران رہ گیا کہ ہم پہلے صرف یہ باتیں سوچا کرتے تھے کہ لوہا وہ دھات ہے جس نے انسان کی تعمیرات میں سب سے زیادہ حصہ لیا ہے بڑے بڑے کارخانے اور بڑے بڑے تعمیری کام اور چلنے پھرنے والی مشینیں لوہے سے بنائی گئیں۔ لیکن پھر مجھے اچانک خیال آیا کہ اس سے بہت زیادہ قوت تو لوہے کی اس صلاحیت میں ہے کہ

اس کے ذرے ایک طرف ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ اگر آپ مقناطیس کو انسانی ترقی سے نکال دیں تو ہم ہزاروں سال پیچھے لوٹ جائیں۔ بجلی کی طاقت کا تصور مقناطیس سے پیدا ہوا ہے اور مقناطیس بننے کی لوہے میں صلاحیت نہ ہوتی تو آپ بجلی بنا ہی نہیں سکتے تھے۔

اور اتنے غیر معمولی کام جو اس زمانے میں ہو رہے ہیں جس میں انسان کی ترقی کی رفتار پہلے ہزاروں گنا آگے بڑھ چکی ہے ان تمام باتوں کا انحصار بجلی پر ہے۔ اور بجلی پیدا ہوتی ہے لوہے کی صلاحیت کے نتیجہ میں کہ اس کے ذرے ایک طرف ہو جائیں۔ آپ کو خدا نے وہ صلاحیت بخشی ہوئی ہے آپ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں۔ آپ کو فرمایا ہے اور بار بار فرمایا ہے کہ ایک طرف رخ کرو۔ تمہارے اندر ایک عظیم روح پیدا ہو گی۔ کیونکہ وہ طاقت حاصل نہیں کر سکتے اس لئے آپ کی انفرادی طاقت کا مجموعہ خواہ کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو اس اصل پر اگر آپ عمل کر جائیں تو آپ کے اندر اتنی غیر معمولی قوت جاذبہ پیدا ہو جائیگی کہ پھر تو آنے والوں کا یہ حال ہو گا کہ

میں بلاتا تو ہوں اُن کو مگر اے جذبۂ دل
ان پہ بن جائے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے

مقناطیسی قوت یہ بات پیدا کر دیا کرتی ہے۔ لوگوں کے لئے چارہ نہیں رہے گا۔ سوائے اس کے کہ آپ میں آئیں اور آپ میں شامل ہوتے چلے جائیں۔ خدا کرے کہ جلد تر وہ قوت ہمیں نصیب ہو۔ ✲

پاکستان میں احمدیوں پر غیر انسانی مظالم
چار مسجدیں گرا دی گئیں

امرتسر ۲۷ر اکتوبر۔ پاکستان میں غیر مسلم قرار دیئے گئے احمدیہ فرقہ کے لوگوں پر وہاں ایسے ظلم کئے جا رہے ہیں جن کی دنیا میں کہیں بھی مثال نہیں ملتی۔ پاکستان میں انسانی حقوق کی کھلے عام خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ یہ الزام یہاں آل انڈیا احمدیہ مسلم کانفرنس کے لیڈر مولانا شریف احمد امینی نے لگایا۔ انہوں نے پریس کے نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ پاکستان میں احمدیہ فرقہ کے لوگوں پر کئے جا رہے ان ظلموں اور انسانی حقوق کی پامالی کے خلاف بھارتی عوام کو اپنی آواز بلند کرنی چاہیئے۔

مولانا شریف احمد امینی نے بتایا کہ پاکستان میں احمدیوں کی آبادی لاکھوں میں ہے وہ سچے حب الوطنی کے جذبہ سے بھرپور ہیں لیکن پاکستان کی سابقہ بھٹو حکومت نے ملاؤں سے دب کر ۱۹۷۴ء میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے والا ایک قانون بنا کر احمدیوں کو اذان دینے کلمہ پڑھنے اور یہاں تک کہ سلام کرنے کے حق سے بھی محروم کر دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ احمدی پاکستان میں بہت مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں احمدیوں کو بندی بنا لیا گیا ہے۔ انہیں مختلف قسم کی جسمانی تکالیف دی جا رہی ہیں انہوں نے کہا کہ ۴۸ احمدیوں کو شہید بھی کر دیا گیا ہے۔ محترم امینی صاحب کے مطابق ان کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ کلمہ پڑھتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں اور خود کو مسلمان کہتے ہیں

محترم امینی صاحب نے یہ بھی بتایا کہ احمدیوں کی پاکستان میں چار بڑی مسجدوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ اور کچھ سیل بھی کر دی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے سبھی مہذب ممالک نے ایسے ظلموں کو برا کہا۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کی انجمن اور ایمنیسٹی انٹرنیشنل (Amnesty International) وغیرہ اداروں نے بھی اس کی مذمت کی۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ احمدیہ فرقہ ایک خالص مذہبی فرقہ ہے۔ یہ مذہبی آزادی اور بین الاقوامی بھائی چارہ کو فروغ دیتا ہے۔ اور یہ فرقہ کسی بھی ملک کی سیاست میں حصہ نہیں لیتا۔

(پنجاب کیسری ترجمہ از ہندی)

۲۸-۱۰-۸۷

منقولات

سربراہ پاکستان کی انسانیت سوز کاروائیوں کی عالمی سطح پر مذمت

ماہرین قانون کے بین الاقوامی کمیشن کی جماعت احمدیہ پر وحشیانہ مظالم کے متعلق رپورٹ !

حال ہی میں قانون کے ماہرین کے بین الاقوامی کمیشن کی ایک رپورٹ پاکستان میں ضیاء سرکار کی گھناؤنی کارروائیوں کے متعلق اخبارات میں شائع ہوئی ہے جس میں پاکستانی جمہوریت کو ایک ڈھکوسلہ قرار دیا گیا ہے (ہفت روزہ چار ۷ نومبر) اور جماعت احمدیہ پر کی جانے والی وحشیانہ کارروائیوں کی مذمت کی گئی ہے۔ ذیل میں روزنامہ ملاپ ۸ نومبر سے مع عنوان رپورٹ درج ہے۔ (قائمقام ایڈیٹر)

پاکستانی جمہوریت اور غیر فوجی حکومت پر شدید نکتہ چینی

ضیاء سرکار انسانی حقوق کی پامالی کی مرتکب قانون کے ماہرین کے بین الاقوامی کمیشن کی رپورٹ

نئی دہلی - ۱۴ نومبر (یو این آئی) قانون کے ماہروں کے بین اقوامی کمیشن نے پاکستان کی نام نہاد جمہوریت اور غیر فوجی حکومت کی دھجیاں اڑا کر رکھ دی ہیں اور اس ملک میں جس طرح انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کی جا رہی ہیں انہیں بھی بے نقاب کیا ہے۔ اسی چار رکنی کمیشن نے دسمبر ۱۹۸۶ء میں پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ کراچی کے انگریزی روزنامہ "ڈان" کے مطابق کمیشن نے اپنی ۱۵۷ صفحات کی رپورٹ حال ہی میں جاری کی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دسمبر ۱۹۸۵ء میں مارشل لا کا اٹھایا جانا جمہوریت کی بحالی کے حق میں ایک مثبت اقدام تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی عمومی طور پر اس اعتماد کا فقدان پایا جاتا تھا کہ پاکستان کا آئین اپنی موجودہ شکل میں انسانی حقوق کا تحفظ کر سکے گا یا مارشل لا کو دوبارہ نافذ کئے جانے سے روک سکے گا۔

رپورٹ میں پاکستانی آئین میں کی جانے والی اس آٹھویں ترمیم پر شدید نکتہ چینی کی گئی ہے جس کے تحت پارلیمنٹ نے ان تمام اقدامات کو جائز قرار دیا تھا۔ جو مارشل لا کے تحت کئے گئے تھے۔ اور مارشل لا کے تحت نافذ کئے جانے والے آرڈیننسوں۔ فرمانوں اور ضابطوں کو آئین کا ایک حصہ قرار دیا تھا۔ کمیشن کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاس کی جانے والی ترمیم کا اولین مقصد یہ تھا کہ "موجودہ صدر جنرل ضیاء الحق کی کارگزاریوں کو قانونی جواز عطا کر دیا جائے۔"

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس ترمیم کی دستوری حیثیت مشتبہ تھی کیونکہ اسے مارشل لا اٹھائے جانے کے بعد نہیں پاس کیا گیا تھا۔

رپورٹ میں مزید یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ چونکہ پاکستان کی سپریم کورٹ "ضرورت کے اصول" کو تسلیم کر چکی ہے اس لئے اگر صدر ضیاء الحق یہ محسوس کریں کہ مارشل لا عائد کرنے کی ضرورت ہے تو انہیں ایسا کرنے سے کوئی چیز بھی نہیں روک سکتی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ فی الحقیقت پاکستان میں آئینی حکومت کو مستقل طور پر قرار رکھنے کی کوئی گارنٹی نہیں پائی جاتی کیونکہ اگر مسلح افواج کے ارکان اپنی طاقت کے بل پر آئین کی دفعات کے خلاف عمل کرنا چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں جنرل ضیاء بارہا یہ کہہ چکے ہیں کہ پاکستانی آئین محض کاغذ کا ایک پرزہ ہے کمیشن نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ پاکستان میں اس وقت تک مکمل جمہوریت بحال نہیں ہو سکتی جب تک کہ تمام پارٹیوں کو انتخابات میں حصہ لینے کا موقع فراہم نہیں کیا جاتا۔ رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ مذہبی اقلیتوں کو بھی جداگانہ نمائندگی قائم رکھنے کا حق دیا جانا چاہئے۔ پاکستان میں غیر مسلم مذہبی اقلیتوں کی آزادی میں بھی کھلی مداخلت کی جاتی ہے۔ اس کا سب سے بڑا نشانہ احمدیوں (قادیانیوں) کو بنایا جاتا ہے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ بات کافی تشویشناک ہے کہ حکومت اقلیتوں کے گرجاؤں اور عبادت گاہوں پر کئے جانے والے حملوں کو روکنے سے قاصر رہتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ احمدیوں کو اپنی مذہبی آزادی کے مسلسل سلب کئے جانے کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے حالانکہ حکومت کی طرف سے انہیں یقین دلایا گیا ہے کہ ان کی مذہبی آزادی کا احترام کیا جائے گا تاہم اس کی بنیاد یہ ہے کہ وہ اپنے ضروری ارکان ادا کرنا ترک کر دیں (یعنی جس طرح کی مذہبی آزادی دی جاتی ہے وہ ایک ایسے مذہب سے تعلق رکھتی ہے جو ان کا اپنا مذہب نہیں ہے) رپورٹ میں الزام لگایا گیا ہے کہ حکومت نے احمدیوں کی جان و مال اور ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کرنے کے لئے سنجیدگی سے کوششیں نہیں کی ہیں رپورٹ میں حکومت سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ حدود (زنا کے شرعی قوانین) کے آرڈیننس کے بعض ایسے ضابطوں کو کالعدم قرار دے دے جن کے تحت عورتوں اور غیر مسلموں سے امتیاز برتا جاتا ہے

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسلامی قوانین کے ضابطہ کے تحت کوڑے مارنے اور اعضا کاٹنے کی جو سزا مقرر کی گئی ہے، وہ انسانی حقوق کے عمومی اعلان اور شہری و سیاسی حقوق کے بین اقوامی کنونیشن (سمجھوتہ) کے منافی ہے۔ رپورٹ میں اپیل کی گئی ہے کہ حکومت کو شرعی عدالتوں کے معاملات پر نظر ثانی کرنی چاہئے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ ان عدالتوں میں ایسے افراد کا تقرر کیا جائے۔ جو قانونی طور پر تعلیم یافتہ ہوں۔ اخبار "ڈان" نے لکھا ہے کہ اس کمیشن کے ممبروں نے صوبہ سندھ کے اندرونی علاقوں کا دورہ کیا تھا۔ اس دورے میں انہیں گاؤں پر کئے جانے والے حملوں کے دوران انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کے واقعات سے آگاہ کیا گیا تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے موجودہ قوانین کے تحت ایک مسلمان عورت کو ایک مرد کی شہادت کی بنیاد پر اور ایک غیر مسلم کو ایک مسلمان کی شہادت پر قصوروار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ مگر اس کا اطلاق عورتوں کی شہادت پر نہیں ہوتا کیونکہ عورت کو ایک کمتر درجہ کی حیثیت دی گئی ہے۔

(روزنامہ ملاپ جالندھر ۸/ نومبر)

(پاکستان میں) احمدیوں پر انسانیت سوز مظالم

۴۸ احمدیوں کو قتل کیا جا چکا ہے

آگرہ ۲۵ اکتوبر - احمدیہ فرقہ کے سیکرٹری محمد شریف احمد امینی نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ پاکستان میں احمدیوں پر غیر انسانی مظالم ڈھائے جا رہے ہیں

احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ انہیں آئینی اور قانونی طور پر "غیر مسلم" قرار دیا گیا ہے اب تک ۴۸ احمدیوں کو جن میں ایک خاتون بھی شامل ہے پاکستان میں قتل کیا جا چکا ہے ۹ احمدیوں کو اینٹی احمدیہ قوانین کے تحت سزائے موت اور ۴۰ کو عمر قید کی سزا سنائی گئی

(روزنامہ پرتاپ جالندھر ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۷ء)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ قادیان

مورخہ ۸۷/۱۱/۵ کو محترم صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ محترمہ شاہینہ مرزا صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے پڑھا بعدہ عزیزہ امۃ الشافی، محترمہ راشدہ مرزا صاحبہ، محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اور محترمہ امۃ النصیر صاحبہ نے بالترتیب مندرجہ ذیل مضامین سے تقاریر کیں۔

سیرت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات طبقہ نسواں پر۔ درمیان میں محترمہ صفیہ حبیب صاحبہ نے علیک الصلوٰۃ علیک السلام نظم نہایت اچھی آواز میں پڑھ کر حاضرات کو محظوظ کیا۔ بعد ازاں لجنہ کی چار ممبرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پسندیدہ اشعار پڑھے۔ جلسہ کے آخر میں صدر صاحبہ نے اس بابرکت دن کی اہمیت بتاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود بھیجنے کی طرف توجہ دلائی نیز چند تربیتی امور بیان فرمائے۔ ازاں بعد دعا ہوئی جس کے ساتھ ہی کاروائی کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرنے اور آپ کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(عائشہ نعیم سیکرٹری شعبہ رپورٹنگ)

یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر

مجلس خدام الاحمدیہ کے علمی اور ورزشی مقابلے

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی قادیان کے زیر اہتمام یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہایت جوش و انتظام سے منایا گیا اس موقعہ پر علمی مقابلہ جات کے تحت مقابلہ نعت خوانی اور سیرت النبی کے موضوع پر مقابلہ تقدیر ہوا۔ اور اسی طرح اطفال کا مقابلہ نعت خوانی منعقد ہوا۔

ورزشی مقابلہ جات کے تحت خدام کا فٹ بال میچ اور دوڑیں عمل میں آئیں۔ اطفال کی مختلف دلچسپ کھیلیں ہوئیں۔ مورخہ ۸۷/۱۱/۷ کو خدام و اطفال کے مقابلہ جات میں امتیازی پوزیشن لینے والوں کو مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ نے انعامات تقسیم کئے۔

(طاہر احمد چیمہ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

تقریب شادی و رخصتانہ

مورخہ ۸۷/۱۰/۲۵ کو مکرم چوہدری منظور احمد صاحب گجراتی وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان ابن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب گجراتی درویش قادیان اور عزیزہ لیشرلی پروین بنت مکرم محمد حمید صاحب سولیجہ مرحوم آف کانپور کی شادی بخیر و خوبی انجام پائی۔ واضح رہے کہ نکاح کا اعلان قبل ازیں قادیان میں ہو چکا تھا۔ مورخہ ۸۷/۱۰/۲۶ کو مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قریباً ۲۰۰ مردوزن کو اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ دی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے۔

(ادارہ)

بقیہ صفحہ اوّل

سے آپ کو سلسلہ کی نمایاں خدمات بجا لانے کی سعادت ملتی رہی۔ تقسیم ملک کے بعد معاون ناظر دعوۃ و تبلیغ اور آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے طور پر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مدرسہ احمدیہ میں تدریس کا کام بھی جاری رہا۔ اس کے علاوہ اسی زمانہ درویشی میں پچیس سال سے زائد عرصہ تک ہفت روزہ اخبار بدر کی کامیاب ادارت کی سعادت بھی آپ کو ملی۔ اور نہایت عرقریزی اور جانفشانی سے آپ نے اخبار بدر کے علمی معیار کو بلند کیا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ اور حضرت مولانا ابوالعطاء صاحبؓ فاضل جالندھری کی خاص شفقت آپ پر تھی اور بعض مضامین پر اظہار خوشنودی فرمایا کرتے تھے اور دوسری طرف مولانا محمد عثمان صاحب فارقلیط ایڈیٹر الجمعیۃ اور مولانا عبدالماجد دریابادی ایڈیٹر صدق جدید جیسے نامور صحافی بھی مرحوم کے اداریہ نویسی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

مرحوم مولانا صاحب بڑے ہی علم دوست انسان تھے۔ صرف و نحو اور ادب عربی پر اچھا عبور تھا۔ تفسیر قرآن کا خوب ملکہ رکھتے تھے۔ سالہا سال تک رمضان المبارک میں قرآن کریم کا درس دینے کی سعادت ملتی رہی اور آپ کی ترجمۃ القرآن کلاس سے کئی درویشان کرام نے استفادہ کیا اور قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا۔ ۱۹۶۵ء میں محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی مرحوم کے ریٹائر ہونے پر آپ مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ آپ کا حلقہ تلمذ نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون ہند تک بھی ممتد ہے اور تقسیم ملک کے بعد قریباً سارے ہی فارغ التحصیل مبلغین و معلمین آپ کے شاگرد رہے ہیں۔

بحیثیت عالم دین قضاء بورڈ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کے ممبر مقرر کئے گئے۔ اس کے علاوہ لوکل انجمن میں بھی سیکرٹری تعلیم و تربیت اور صدر مجلس موصیان وغیرہ کے طور پر خدمت بجا لانے کا موقع ملا۔

سن ۱۹۷۴ء سے پاکستان میں احمدیت کے خلاف جو طوفان اٹھا ہے اخبار بدر کے ذریعہ آپ اس کا تعاقب کرتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانہ میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے تحت انعامی مقالہ کے مقابلہ میں آپ نے "معبود حقیقی" کے دلپذیر عنوان سے شوخی اور مدلل مقالہ لکھ کر انعام حاصل کیا۔ زندگی کے آخر چند ماہ میں جبکہ آپ لکھنے پڑھنے کا زیادہ کام کرنے کے قابل نہ تھے۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے شائع کی جاری سیرۃ النبی سیریز کے لئے شان خاتم الانبیاء اور تحفظ حقوق انسانی میں کے عنوان پر ایک جامع اور دلنشین مقالہ تحریر کروایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خدمات پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے ۹ دسمبر ۱۹۶۷ء کو آپ کی بڑی بیٹی عزیزہ حلیمہ لشریٰ صاحبہ کے خطبہ نکاح کے دوران فرمایا تھا کہ:۔

"عزیزہ حلیمہ بشریٰ کے والد قادیان میں خدمت دین اور خدمت احمدیت میں چوبیس گھنٹے معروف ہیں اس لئے ان کا حق ہے کہ ان کے نیز ان کے خاندان کے افراد کیلئے اور اگر ان کے خاندان کے افراد کے رشتے ہوں تو ان کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں"

(الفضل مورخہ ۵ر فروری ۱۹۶۸ء)

مرحوم محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب بقاپوری کے فرزند تھے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات اور پھر تحریری بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ اسی طرح آپ معروف و جلیل القدر صحابی حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ کے بھتیجے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک سوگوار بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ ساری اولاد شادی شدہ خوشحال اپنے گھروں میں آباد ہے۔ ایک بیٹی عزیزہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ قادیان کو نصرت گرلز سکول میں معلمہ کے طور پر اور ان کے شوہر مکرم محمد اکبر صاحب ایم اے کو سیکرٹری بہشتی مقبرہ کے طور پر دینی خدمت بجا لانے کی سعادت مل رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ادارہ بدر اس سانحہ ارتحال پر مرحوم کی بیوہ اور بچگان اور جملہ عزیز و اقارب کے ساتھ تعزیت مسنونہ اور دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں مقام قرب عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور سلسلہ احمدیہ کو ایسے خادم اپنے فضل سے عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

(ادارہ بدر)

مرکز احمدیت قادیان میں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سولہواں اور اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا نواں کامیاب سالانہ اجتماع

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی و محترم صدر مجلس کے

بصیرت افروز خطابات مختلف قسم کے دینی علمی ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام ہندوستان کی ۳۰ مجالس کے نمائندگان کی شمولیت

(رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی شکیل احمد صاحب ناصر فاضل منتظم شعبہ رپورٹنگ سالانہ اجتماع مرکزیہ)

قادیان دارالامان میں امسال مورخہ ۹، ۱۰، ۱۱ اخاء (اکتوبر) ۱۹۸۷ء کو مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا روح پرور سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ انعقاد پذیر ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ جسکی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

سالانہ اجتماع سے بہت عرصہ قبل محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جملہ انتظامات کو احسن طور پر چلانے کے لئے ایک سب کمیٹی کی تشکیل فرمادی تھی جس کے مندرجہ ذیل ممبران تھے مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ چیئرمین۔ محترم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نائب صدر مجلس مرکزیہ سیکرٹری۔ مکرم محمد عارف صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ۔ ممبر۔ مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ۔ ممبر۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ ممبر۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر۔ ممبر۔ مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید۔ ممبر۔ مکرم قریشی انعام الحق صاحب۔ ممبر۔ مکرم ادریس احمد صاحب۔ ممبر۔ مکرم محمد یعقوب احمد صاحب۔ ممبر۔

سب کمیٹی نے متعدد اجلاسات منعقد کرکے حسب ہدایت محترم صدر مجلس تمام انتظامات کو بروقت اور انتہائی عمدگی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور مجالس بھارت کی کارگزاری کا موازنہ کرکے اپنی رپورٹ پیش کی۔

پہلا دن۔ افتتاحی اجلاس

اس سالانہ اجتماع کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی، محترم مولوی خورشید احمد صاحب انور سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تھے۔

حسب پروگرام ٹھیک تین بجے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اجتماع گاہ میں تشریف لائے صدر دروازے پر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و دیگر عہدیداران نے پرجوش استقبال کیا اور آنمکرم کی زیر صدارت اجتماع کے افتتاحی اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی نے تلاوت قرآن مجید کی۔ بعدہ محترم صاحبزادہ صاحب محترم صدر مجلس کے ہمراہ لوائے خدام الاحمدیہ لہرانے کے لئے فلیگ پوسٹ پر تشریف لے گئے۔ جیسے ہی موصوف نے لوا لہرایا خدام الاحمدیہ کی پرچم کشائی کی تمام ماحول فلک شگاف اسلامی نعروں سے گونج اٹھا۔ ازاں بعد محترم موصوف اسٹیج پر واپس تشریف لے آئے اور اجتماع کی اگلی کاروائی شروع ہوئی سب سے پہلے محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ بعدہ مکرم عصمت اللہ صاحب آف علیگڑھ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ روح پرور اور بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے گذشتہ سال سالانہ اجتماع مرکزیہ کے موقعہ پر ارسال فرمایا تھا۔ بعدہ محترم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ رپورٹ کارگزاری پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم رفیق احمد صاحب مدراسی نے خوش الحانی سے نظم پیش کی اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے افتتاحی خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ ہمارے نوجوانوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کام کرنے کی صلاحیتیں موجود ہیں، جو محنت کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اور آگے بڑھتے ہیں انکی صلاحیتیں ظاہر ہو رہی ہیں۔ وہ اچھا کام کر رہے ہیں کامیاب صدر یا زعیم یا قائد وہ ہے جو نوجوانوں کے اندر چھپے ہوئے اچھے جوہر کی نشاندہی کرکے ان کی تربیت کرتے ہیں اور پھر ان کو خدمت کا موقعہ فراہم کرتے ہیں آپ کسی بھی نوجوان کی صلاحیت ضائع نہ ہونے دیں آپ نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت جماعت احمدیہ ابتلاء کے دور سے گزر رہی ہے اور جماعت کے خلاف طرح طرح کی سازشیں ہو رہی ہیں اور اس کو مٹانے کے منصوبے بن رہے ہیں ہم نے آگے بڑھنا ہے اور قربانیاں پیش کرنی ہیں۔ اور جنہوں نے قربانیاں دی ہیں ان کی قربانیوں کی یاد تازہ کرنی ہے اور ان کے نقش قدم پر چلنا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ہم مسیح مہدی کے پیروکار ہیں خدمت دین کے اس جذبے کو معیار تک پہنچانا ہے آپ نے بعض ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے نوجوانوں کو تلقین فرمائی اس بصیرت افروز خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے پرسوز اجتماعی دعا کروائی۔

دوسرا دن

اجتماع کا دوسرا دن مسجد مبارک میں نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے شروع ہوا۔ محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی اقتدا میں باجماعت نماز تہجد ادا کرنے کے بعد نماز فجر ادا کی گئی۔ بعدہ محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ نے بعنوان "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس" بصیرت افروز درس دیا۔ تلاوت قرآن مجید سے فارغ ہو کر تمام خدام اجتماع گاہ میں پہنچے جہاں مکرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر کے انتظام کے تحت خدام کا پرچہ ذہانت دیا گیا اس کے بعد ناشتہ سے فارغ ہو کر تمام خدام دو ورزشی مقابلہ جات کے لئے احمدیہ گراؤنڈ پہنچے جہاں پر دلچسپ کھیلیں کھیلی گئیں۔

ٹھیک ڈیڑھ بجے نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد تمام خدام تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پہنچ کر دوپہر کا کھانا کھایا جس میں کافی تعداد میں بزرگان و مرکزی عہدیداران بھی موجود تھے۔ اس کے بعد ٹھیک تین بجے اطفال الاحمدیہ کا نواں سالانہ اجتماع محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عزیز نجیب سلیمان نے کی۔ بعدہ صدر مجلس نے اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا اس کے بعد مکرم عصمت اللہ صاحب آف علیگڑھ نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا بعدہ محترم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضور انور کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے کشمیر کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ارسال فرمایا تھا۔ بعدہ مکرم بشارت احمد صاحب حیدر مہتمم اطفال مجلس مرکزیہ نے مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ رپورٹ کارگزاری پڑھ کر سنائی رپورٹ کے بعد بچوں نے ایک ترانہ پیش کیا بعد ازاں محترم صدر صاحب اجتماع نے اطفال الاحمدیہ سے خطاب فرمایا محترم صدر صاحب موصوف نے فرمایا کہ مجالس میں مسابقت کی روح پیدا ہونی چاہئے اگر ایک مجلس اپنی حسن کارکردگی کی وجہ سے آگے بڑھ گئی ہے تو دوسری مجلس کو سوچنا چاہئے کہ وہ کیوں پیچھے رہ گئی ہے اور اس کے مطابق عمل کی جدوجہد کرنی چاہئے تعاونوا علی البر کا جذبہ پیدا ہونا چاہئے۔ محترم موصوف نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے خدام و اطفال کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ رابطہ رکھنا چاہئے حضور کو کثرت کے ساتھ خطوط لکھنے چاہئیں اور حضور کی آواز میں کیسٹ سننا چاہئے کیونکہ جماعت میں خلیفہ وقت کی آواز ہی ہوتی ہے۔ وہ کسی تو دوسری [illegible] نہیں ہوتی اور اس سے روحانی تقویت و سرور حاصل ہوتا ہے۔ محترم صدر

سے نہایت عمدہ پیرایہ میں خدام و اطفال کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہٗ علمی مقابلہ جات کی کارروائی شروع ہوئی۔ ازاں بعد تمام خدام و اطفال گراؤنڈ میں پہنچے جہاں ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوتے رہے۔

تیسرا دن

حسب پروگرام مسجد مبارک میں باجماعت نماز تہجد محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ نے بصیرت افروز درس دیا۔ بعدہٗ مسجد مبارک میں ہی تمام خدام نے اجتماعی تلاوت کی۔ ازاں بعد تمام خدام بہشتی مقبرہ گئے جہاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مزار مبارک پر اجتماعی دعا کروائی۔ بہشتی مقبرہ سے واپس آکر تمام خدام و اطفال احمدیہ گراؤنڈ پہنچے جہاں ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ ناشتہ سے فراغت کے بعد ساڑھے بارہ بجے تک گراؤنڈ میں مختلف قسم کے ورزشی مقابلہ جات ہوتے رہے۔ بعدہٗ نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ دوپہر کے کھانے کے بعد علمی و ذہنی مقابلہ جات کا سلسلہ شروع ہوا۔

اختتامی اجلاس و تقسیم انعامات

ٹھیک ساڑھے چار بجے اختتامی اجلاس کی کارروائی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ مکرم قاری محمد احمد صاحب آف الہ آباد کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام کا عہد دہرایا اور مکرم مولوی بشارت احمد صاحب [illegible] مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اطفال کا۔ بعدہٗ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے اپنی دلکش آواز میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منظوم کلام

کیا موج تھی جب دل نے جپے نام خدا کے

پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دوران سال نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس اور عہدیداران نیز سالانہ اجتماع کے ذہنی علمی دینی اور ورزشی مقابلہ جات میں اول۔ دوم۔ سوم۔ آنے والے خدام و اطفال کو اپنے دست مبارک سے انعامات اور اسناد امتیاز تقسیم فرمائیں۔ بعدہٗ مکرم عصمت اللہ صاحب آف [illegible] نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔

ازاں بعد مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ صدر کمیٹی سالانہ اجتماع مرکزیہ نے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے سلسلہ میں منتظمین اور معاونین کرام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ آپ نے بطور خاص ان تمام بزرگان کا بھی دلی شکریہ ادا کیا جنہوں نے مجلس خدام الاحمدیہ کے پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے وقتاً فوقتاً مجلس کی راہنمائی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ فجزاھم اللہ خیراً۔ بعدہٗ بیعت کرنے والے خدام کا تعارف کرایا گیا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خدام و اطفال سے اختتامی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دعا کے موقعہ پر ہم ان دونوں نوجوانوں کے لئے بھی دعا کریں گے جو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ آپ نے حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں فرمایا کہ دنیاوی لحاظ سے ہماری جماعت کی تعداد بہت تھوڑی ہے اور نہ ہی ہمارے پاس اس قدر ذرائع و وسائل ہیں کہ ہم اتنی بڑی دنیا کا مقابلہ کر سکیں۔ مگر خدا کا ہاتھ ہماری جماعت کے ساتھ ہے۔ ہم نے محنت سے کوشش سے اور دعاؤں سے پچھلے سال سے دوگنی بیعتوں کا ٹارگٹ پورا کرنا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی بیعتوں کے سلسلہ میں اپنا ایک ٹارگٹ مقرر کرے اور پھر سارا سال اس سلسلہ میں محنت اور جدوجہد کرے اور پھر خدا کے فضلوں کا مشاہدہ کرے۔ آپ نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے خدام و اطفال کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور زریں نصائح سے نوازا۔

بعد ازاں آپ نے پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ ہی یہ بابرکت سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

علمی، دینی، ذہنی مقابلہ جات

سالانہ اجتماع کے تینوں روز جو علمی ذہنی و دینی مقابلہ جات منعقد کئے گئے ان کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

مقابلہ حسن قرأت خدام و اطفال، مقابلہ تقاریر خدام و اطفال معیار اول و دوم، مقابلہ نظم خوانی خدام و اطفال، پرچہ ذہانت، مقابلہ تقاریر فی البدیہہ خدام۔ علاوہ ازیں جلسہ سالانہ لندن سال ۱۹۸۷ء کی ویڈیو کیسٹ بھی دکھائی گئی۔

ورزشی مقابلہ جات

سالانہ اجتماع کے تینوں روز جو ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ والی بال خدام و اطفال، والی بال خدام، نشانہ غلیل خدام، لانگ جمپ خدام و اطفال، ہائی جمپ خدام و اطفال، دوڑ ۱۰۰ میٹر اطفال، نیشنل کبڈی خدام و اطفال، پنجابی کبڈی، پیسو لنگ تھرو خدام اور اس کے علاوہ اطفال کی بعض دلچسپ کھیلیں۔ علاوہ ازیں اجتماع گاہ میں جوڈو کراٹے کا ایک دلچسپ شو بھی پیش کیا گیا جس کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔

علمی مقابلہ جات کی صدارت و ججمنٹ

امسال اجتماع کے جملہ مقابلہ جات میں صدارت اور ججمنٹ کے فرائض انجام دینے کے لئے شعبہ متعلقہ کی درخواست پر جن بزرگان اور احباب نے اپنا قیمتی وقت دیا ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ، مکرم مولوی محمد [illegible] صاحب، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ظاہر سپرنٹنڈنٹ مدرسہ احمدیہ، مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر محاسب صدر انجمن احمدیہ، مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے انچارج وقف جدید، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید، مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ، مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ، مکرم مشتاق علی صاحب ایم اے آف کلکتہ، مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ ایڈیشنل ناظر تالیف و تصنیف، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم سابق صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ، مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور مدیر اخبار بدر و سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد، مکرم ماسٹر محمد الیاس صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول، مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش، مکرم ڈاکٹر [illegible] علی صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ، مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ [illegible]، مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب افسر اعلیٰ تبلیغ علاقہ راجستھان، مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک صدر جماعت احمدیہ [illegible]، مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ علاقہ [illegible]، مکرم مولوی محمد حمید کوثر صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ان سب بزرگان و احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

موازنہ مجالس

موازنہ کمیٹی نے جملہ مجالس کی سالانہ مجموعی حسن کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو اول، مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد و مجلس خدام الاحمدیہ کالاپن لوہارکہ کو دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائنز کو سوم قرار دئے جانے کی سفارشات پیش کیں۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل مجالس کو بعض شعبہ جات میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے خصوصی انعامات دئے جانے کی سفارشات بھی پیش کیں۔

(۱) مجلس خدام الاحمدیہ اناری (۲) مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور (۳) مجلس خدام الاحمدیہ کانپور (۴) مجلس خدام الاحمدیہ لکھنؤ (۵) مجلس خدام الاحمدیہ مدراس

چنانچہ سب کمیٹی کی ان جملہ سفارشات کو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بغور ملاحظہ فرمانے کے بعد منظور فرما لیا۔ چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ قادیان اول، مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد اور مجلس خدام الاحمدیہ کالاپن لوہارکہ دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائنز سوم انعام کی مستحق قرار پائیں۔ اور مجالس اناری، بنگلور، کانپور، لکھنؤ، مدراس خصوصی انعامات کی مستحق قرار پائیں۔

مجلس شوریٰ و انتخاب صدر

حسب پروگرام مورخہ ۱۱ر اکتوبر کو ٹھیک نو بجے مسجد مبارک میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں سب سے پہلے مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی زیر صدارت صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب عمل میں آیا۔ اس سلسلہ میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ظاہر سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ نے محترم صدر اجلاس کی معاونت فرمائی۔ کارروائی کا آغاز مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہٗ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے عہد دہرایا اور پھر انتخاب صدر مجلس کے لئے نمائندگان مجالس سے ان کی آراء لی گئیں۔ انتخاب کے بعد شوریٰ کی بقیہ کارروائی محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں عمل میں آئی جس میں آئندہ سال کا بجٹ آمد و خرچ منظور کیا گیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ شوریٰ کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

شعبہ جات

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی سالانہ اجتماع کے انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اجتماعی شعبہ جات کی تشکیل کی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر اور مکرم محمد یعقوب صاحب [illegible] منتظمین شعبہ علمی مقابلہ جات

(باقی صفحہ [illegible] پر)

شری کرشن جی مہاراج اور اُن کا پیام

از مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان

نہایت پر آشوب زمانہ میں حضرت کرشن جی مہاراج کی پیدائش آپ کے سگے ماموں راجہ کنس کے جیل خانہ میں ہوئی۔ جہاں آپ کے پتا شری واسدیو آپ کی ماتا دیوکی جی مصیبت بھری نظربندی کی زندگی گذار رہے تھے۔ کیونکہ راجہ کنس کو نجومیوں نے بتا رکھا تھا کہ اس کے ملک اور اس کی زندگی کا خاتمہ کرنے والا اس کی بہن کا ایک لڑکا ہوگا اس خوف سے راجہ کنس شری کرشن جی کی پیدائش سے پہلے آپ کے سات بہن بھائی موت کے گھاٹ اتار چکا تھا۔

شری کرشن جی مہاراج کی پیدائش پر آپ کے والد شری واسدیو نے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق پہرہ داروں کی تاریکی و تاریک رات کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں آپ کو جمنا کے اس پار علاقہ "گوکل" کے "نند" نامی گوالے کے ہاں پہنچا دیا اور "نند۔ یشودھا" کی نوزائیدہ بچی کو راجہ کنس کے جیل خانہ میں لانے میں کامیاب ہوگئے۔ یہ معصوم بچی ظالم کنس کے حکم سے قتل کردی گئی۔

جوانی: شری کرشن جی مہاراج گوکل علاقہ میں نند اور یشودھا گوالے کے ہاں بطور فرزند پروان چڑھے۔ اسی دیہاتی ماحول میں جوان ہوئے۔ ماتا یشودھا کا دل بہلاتے تھے اور "نند بابا" کی گائیں چرایا کرتے تھے اسی نسبت سے آپ کو آج تک "گوپال" کہا جاتا ہے۔ مگر سنسکرت ڈکشنری کی کئی لغات میں کرشن کے ایک معنے "گوپال" اور گوپال کے معنے کرشن کئے گئے ہیں۔

امن و شانتی: جب راجہ کنس کی بربادی کا موعود وقت آپہنچا۔ تو شری کرشن جی مہاراج نے اپنے ہاتھوں اپنے سگے ماموں پاپی کنس کا خاتمہ کرکے پاپوں کا بھی خاتمہ کردیا۔ اور وہ دھرتی جو مدتوں سے گناہوں سے پر ہوچکی تھی آپ کے عدل اور انصاف۔ آزادی ضمیر اور سیاسی و مذہبی اور اخلاقی اقدار قائم کردینے کے سبب سے امن، شانتی اور خوشحالی کا گہوارہ بن گئی۔

آپ نے امن کی خاطر بے شمار اصلاحی کارنامے سرانجام دیئے۔ جنگ مہابھارت میں نمایاں فتح پانے کے بعد سارا ملک اس کے اصل حقدار پانڈوؤں کو سونپ دیا۔ ظالم کنس کا خاتمہ کرکے متھرا کا راج اصل حقدار اگرسین کے سپرد فرمایا اور خود "دوارکا" چلے آئے اور "دوارکا" کی حکومت اپنے پتا کے حوالے کردی۔ بہت سے راجواڑوں کو فتح کیا۔ مگر حکومت کی باگ ڈور اہل ملک کے سپرد کردی۔ اپنی طرف سے نہ کوئی گورنر رکھا نہ کسی ریاست کو اپنی کالونی بنایا۔ آپ کی ذات ستودہ صفات پر یہ بات صادق آتی ہے کہ

تجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار
ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں پر بسنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

(مسیح موعودؑ) لکھا ہے "جب کرشن جی مہاراج کا اس سنسار سے چلے جانے کا وقت آگیا تو آپ ایک درخت کے نیچے زمین پر سونے کے لئے لیٹ گئے۔ بھگوان کی لیلا دیکھیئے! محیط کل عالم، قادر مطلق۔ پرمگر حافظ و ناصر خود بھگوان کرشن ایک شکاری کے تیر سے زخمی ہوگئے۔ جس نے آپ کے پاؤں کے لال نشان کو دیکھ کر ایک ہرن سمجھ کر تیر چلایا تھا" "شری کرشن جی نے بھگوان وشنو کے کہنے کے مطابق زمین سے پاپ کا ناش کیا۔ ستیہ دھرم قائم کیا اور اپنے فرائض کی تکمیل کرکے وفات پائی" (رسالہ شری کرشن" صفحہ ۲۲ مرتبہ ٹھاکر چند شرما۔ امرتسر۔ پنجاب بھارت)

بعض لوگوں کے نزدیک "کرشن" ایک خیالی و فرضی شخصیت ہے (کانٹ مالیہ) لیکن کلجگ کے اوتار شری حضرت کرشن قادیانی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر فرمایا ہے کہ۔

"یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں نہیں رہ سکتا کہ راجہ کرشن جیسا کہ مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت اپنے زمانہ کا ایک ایسا انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ وہ اپنے زمانہ کا اوتار یعنی نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پر تھا۔ اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا"۔

لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳ طبع دوم ۱۱ نومبر ۱۹۰۴ء

شریمد بھگوت گیتا۔

اہل ہنود کے نزدیک شریمد بھگوت گیتا شری کرشن جی مہاراج کا الہامی کلام سمجھا جاتا ہے۔ بھگوت گیتا کے دنیا کی سینکڑوں زبانوں میں تراجم شائع ہوچکے ہیں۔ ہندوؤں کو ویدوں کے ساتھ عقیدت ہے۔ مگر گیتا سے عقیدت کے علاوہ محبت اور ناز بھی ہے کیونکہ پنجاب ہنود شریمد بھگوت گیتا ہی سے ہندو دھرم کا خلاصہ ہے۔

بھگوت گیتا کی پوزیشن کے بارے میں

مفسرین اور محققین کی آراء مختلف و متضاد ہیں۔ گیتا کے دانشور مفسر اعظم شری لوکمانیہ گنگا دھر تلک کی رائے کے مطابق "ہر ایک گیتا تو تصنیف ہے"

گیتا رہسیہ صفحہ ۳۱۵

شری گنگا دھر تلک (لوکمانیہ) بہت رائے بہادر کیسری نے شریمد بھگوت گیتا کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ مختلف زمانہ کے پنڈت صاحبان کی دست آرائی سے خالی نہیں ہے۔ (شری کرشن صفحہ ۲۲ طبع ششم مصنفہ لالہ لاجپت رائے)

۲۔ چوہدری روشن لال صاحب M.A.E.A.C نے کہا ہے کہ مفسروں اور ٹیکا کاروں نے اپنے عقائد کو درست ثابت کرنے کے لئے گیتا کے اشلوکوں کے معنی کرنے میں کھینچا تانی سے بہت کام لیا ہے

(گیتا امرت مصنفہ چوہدری روشن لال صاحب M.A.E.A.C)

۳۔ بہرحال ہم شری کرشن جی مہاراج کے اس پیام کی چند باتیں پیش کرتے ہیں۔ جو شریمد بھگوت گیتا کی شکل میں موجود ہے۔

شریمد بھگوت گیتا کے ۱۸ ادھیائے اور ۷۰۰ شلوک ہیں

خدا ایک ہے

تمام مذاہب کی بنیاد و اساس خدا تعالیٰ کے "الٰہ واحد" یعنی ایک قابل پرستش ہستی ہونے پر ہے۔ شریمد بھگوت گیتا میں خدا کے "الٰہ واحد" ہونے کے تصور کو پیش کیا گیا ہے۔ آج دنیا کی آبادی کا اکثر حصہ خدا کے "ایک" ہونے کے تصور کو بھی تسلیم کرنے سے انکاری ہے۔ مگر ہندو قوم آج بھی کم از کم بتیس ۳۲ کروڑ مورتیوں کی پوجا کرتی ہے

اسلام تمام مذاہب کی نمائندگی کرتے ہوئے خدائے واحد کی ہستی کے بارے تعلیم دیتا ہے کہ

"ایک قادر و قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی، ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسی کا بیٹا نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے ...... وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے" (کشتی نوح صفحہ ۱۰ طبع اوّل)

"امر چھنز نریکھ ہے اور لا فوؤاں ہے سب وقت کا شکار نہیں اس کو فنا نہیں" (قرآن شریف)

شری کرشن جی مہاراج نے شریمد بھگوت گیتا میں ہستی باری تعالیٰ کے مرکزی و بنیادی تصور کو پیش کرتے ہوئے اہل ہنود کو "الٰہ واحد" پر ایمان لانے کا پیام دیا ہے۔ کہ

تو اس پرمیشور کو بالیقین کر کہ جس سے یہ سارا جگت بنا ہے اس کا ہونا شی۔ (تمام فی ذاتہٖ) پرم کو کوئی فنا نہیں کرسکتا

(گیتا ادھیائے ۲ شلوک ۱۷)

پرسے تجب سے کبھی ہے ایک ذات غیب وہ ہستی فنا کا نہیں جس میں عیب

گیتا کی یہ کچھ بات باقی رہی فقط ایک وہی ذات باقی رہی

(ادل آٹھ گیتا ادھیائے ۸ شلوک ۲۰ محمد کش مہابش گیتا صفحہ ۳۹)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں

"وہ یہ خدا ہے ...... اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اس کے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو۔ اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و صفا دکھلاؤ ...... خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش چھوڑ دو اس کے ہو جاؤ۔ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو"

(کشتی نوح صفحہ ۱۰)

ہندو قوم سلسلہ نبوت و رسالت کو ویدوں کے بعد بند اور مسدود مانتی ہے لیکن شری کرشن جی مہاراج نے ویدوں کے پرکاش کے ہزاروں سال بعد شریمد بھگوت گیتا کے ذریعہ قوم کو پیغام دیا ہے

"اے بھارت! جب کبھی دھرم کا تنزل اور بدی کی ترقی ہوتی ہے تب تب میں اوتار لیتا ہوں" گیتا ادھیائے ۴ شلوک ۷

جو سادھو ہیں ان کی مدد کے لئے جو ہیں دشمن جن ان کے رد کے لئے۔

اس پتہ سے ظاہر ہے کہ تمام آریہ فرشی ساہو کار ہوئے
میں اوتار لیتا ہوں .... (شری مد بھگوت گیتا ادھیائے ۴ شلوک ۷، ۸)
شری کرشن جی مہاراج نے ان شلوکوں میں بڑی وضاحت کے ساتھ بتا دیا ہے کہ جس یُگ اور جس زمانہ میں کفر و شرک کا زور اور اصلی دھرم (توحید) کا ناش ہو جاتا ہے تب ایسے دور میں ان کی خو بو اور آپ کے اوصاف حمیدہ سے متصف آپ کا کوئی بروز مثیل یا سوروپ یعنی انسانی لباس میں دھرم کے قیام کے لئے ضرور مبعوث ہوا کرتا ہے ۔ مگر یہ بات بہر حال اٹل حقیقت ہے اس سے انکار نہیں

دنیا کی مختلف اقوام میں ایک دو نہیں ہزاروں مہاپُرش یا اوتار مبعوث ہو چکے ہیں ان ہی انسانی لباس پر گیتا میں یہ بھی لکھا ہے کہ خدا کے پیارے اولیاء کی سخت مخالفت ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا

مجھ کو جسم انسانی پر دیکھ کر نظر حقارت سے دیکھتے ہیں
(بھگوت گیتا ادھیائے ۹ شلوک ۱۱)

جب آتا ہوں انسان کا پہنے لباس
نہیں کرتے بردار ہیں یہ ناشناس
(دلی گیتا صفحہ ۱۹)

پس جب کبھی دنیا میں کوئی روحانی مصلح و سدھارک مبعوث ہوتا ہے ۔ تو اس کی مخالفت ضروری جاتی ہے مخالفت کی وجہ بتاتے ہوئے شری کرشن جی فرماتے ہیں کہ ان کی خواہشات بار آور نہیں ہوتیں ان کے اعمال بے ثمر رہتے ہیں ۔ ان کا علم و عرفان خبیث اور بے ثمر ہے ۔ ایسے نادان لوگ ہمیشہ راکھشی (شیطانی اور وحشیانہ) (اسُری) عادات اور موہنی مایا کے خیالات کا سہارا لیتے ہیں ۔ (شری مد بھگوت گیتا ادھیائے ۹ شلوک ۱۲)

اوتار کا ماننا فرض ہے :۔ شری چمن لال صاحب سابق ڈپٹی کلکٹر اودے پور نے اپنی تالیف کردہ شری کرشن بھاشن گیتا حصہ دوم ادھیائے ۱۸ شلوک ۶۶ کا ترجمہ کرنے کے بعد لکھا ہے ۔ کہ اوتار کا ماننا ان سب کے لئے فرض ہے جو گیان اور حق کے جویاں ہیں ۔ اور یہ کہ اوتار ہمیشہ دھرم دھاری یا انسانی شکل میں آتا ہے کرشن جی مہاراج نے گیتا کے خاتمہ کے قریب خوشخبری دی ہے جسے تمام طور پر پوری گیتا کا خلاصہ کہا جاتا ہے کہ

تو سب دھرم چھوڑ اور لے میری راہ — تو مانگ آ کے ذاتِ حق میں مری پناہ
تو سے پاپ سب دور کر دوں گا میں — نہ غم کہ میں ہی مسرور کر دوں گا میں
(دلی گیتا صفحہ ۱۵۲)

گیتا ادھیائے نمبر ۱۸ شلوک ۶۶ شری کرشن بھاشن گیتا صفحہ ۱۸۰

تمام دھرموں ، کریا کرموں ، کارروائیوں ، جھگڑوں کو چھوڑ کر ادھم دتہ کے دامن میں پناہ لو ۔ تا کہ اس کی سچی اور فیض رسانی سے پاپوں اور غموں سے نجات پاؤ ۔ جیسا کہ گیتا ادھیائے ۴ شلوک ۷ ، ۸ میں کرشن مہاراج کے بروز مثیل یا اوتار کا وعدہ دیا گیا تھا وہ وعدہ حضرت کرشن قادیانی علیہ السلام کے ظہور سے پورا ہوا آپ نے فرمایا کہ

الہام ربانی :۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ کلجگ میں اس کرشن کا بروز یعنی اوتار پیدا ہو سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا ۔
(لیکچر سیالکوٹ ۲ نومبر ۱۹۰۴ء)

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا ۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے نوروں میں سے آخری نور ہوں ۔ بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے (کشتی نوح صفحہ ۵۶ طبع اول)

ہر ایک اپنی قوم سے محبت کرتا ہے
میں نوع انسان سے محبت کرتا ہوں
جھوٹ ، شرک ، ظلم ، بدعملی ، نا انصافی سے بیزاری میرا اصول ہے
(اربعین صفحہ ۳۰۳ ۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء)

درخواست دعا

مکرم نوشاد علی صاحب ابن مکرم منور علی خاں صاحب ، ہانیکا گوڑا M.B.B.S کے امتحان میں اتکل یونیورسٹی اڑیسہ سے اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہونے کی خوشی میں مبلغ ۲۰ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے قارئین سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی جماعت اور ان کے خاندان کے لئے باعث خیر و برکت بنائے آمین

خاکسار :۔ سید نصیر الدین احمد انسپکٹر بیت المال آمد

بدر کی توسیع اشاعت اور اعانت آپکا قومی فریضہ ہے

بقیہ صفحہ ۱۲

مکرم چوہدری عبد السمیع صاحب منتظم شعبہ استقبال و رہبر و رہائش ۔
مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم و مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب بیرو منتظمین تیاری مقام اجتماع وغیرہ لوائے خدام
مکرم محمد عارف صاحب منتظم تیاری طعام و اہتمام طعام
مکرم سید محسن علی صاحب منتظم بجلی و لاؤڈ سپیکر ۔
مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ منتظم شعبہ ورزشی مقابلہ جات ۔
مکرم ادریس احمد صاحب امجد مکرم قریشی انعام الحق صاحب منتظمین شعبہ تقسیم انعامات
مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب ایم ۔ اے منتظم شعبہ نظم و ضبط ۔
مکرم نصیر الحق صاحب عارف منتظم شعبہ نقیب و صفائی ۔
مکرم منصور احمد صاحب چیمہ منتظم شعبہ صفائی و آب رسانی ۔
مکرم ڈاکٹر مظفر حسین صاحب و مکرم ڈاکٹر نصیر الدین صاحب قمر منتظمین شعبہ طبی امداد ۔
مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب بنیر مہتمم مقامی شعبہ معلومات قائمین ۔
مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب افسر معتمد مجلس مرکزیہ منتظم شعبہ انتخابات مجلس شوریٰ ۔

مکرم نذیر احمد صاحب حافظ آبادی منتظم شعبہ پریس و پبلسٹی ۔ اور خاکسار شکیل احمد طاہر و مکرم مولوی محمد فضل اللہ صاحب قریشی منتظمین شعبہ رپورٹنگ نے اپنے نائبین اور معاونین کے ہمراہ خوش اسلوبی سے متعلقہ ذمہ داریوں کو بفضلہ تعالیٰ انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کیا جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

نمائندگان مجالس

بحیثیت مجموعی اس سالانہ اجتماع میں جن نمائندگان مجالس نے شرکت فرمائی مجالس کے اسماء ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ۔

موسیٰ بنی ، ناصر نگر ، خانپور ملکی ، دیودرگ ، لکھنؤ ، صالح نگر ، حیدر آباد ، سکندر آباد ، جنگل کنڈہ ، میرٹھ ، شاہجہانپور ، سری نگر ، چک لیگرچھو ، پاڑی پورہ ، زرینش نگر ، بھدرواہ ، کالا بن لوہارکہ ، چارکوٹ ، شیخ پہاڑہ ، کلکتہ ، کیرنگ ، کردلائی ، میلا پور ، کالی کٹ ، موریا گوڑا ، النور ، بمبئی ، کیرنگ ، روڑکیلہ ، مدراس اور دہلی ۔

درخواست دعا و شکریہ احباب

خاکسار کی بیٹی عزیزہ حلیمہ بشریٰ سلمہا کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۶ / اکتوبر ۱۹۸۸ء بروز اتوار بعد نماز مغرب دفتر احمدیہ مسلم مشن مدراس میں منعقد ہوئی تقریب کا آغاز مکرم احمد سعید صاحب (کالی کٹ) کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم میر احمد صاحب ۔ نائب مدراس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم خوانی کے ساتھ شروع ہوا ۔ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے جو اس تقریب میں شرکت کے لئے حیدر آباد سے تشریف لائے ہوئے تھے ۔ اجتماعی دعا کرائی اور مختصر خطاب بھی فرمایا ۔

بیٹی کے نکاح کا اعلان جلسہ سالانہ قادیان ۸۷ء کے موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے فرمایا تھا ۔ احباب کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو (جانبین) کے لئے راحت و آرام اور دینی و دنیاوی ترقیات کا موجب بنا دے اور مثمر ثمرات ہو آمین اس خوشی کے موقعہ پر اعانت بدر کے لئے ۲۵ روپے ادا کئے گئے ۔

(۲) پچھلے دنوں خاکسار کے دونوں گردوں میں پتھری آ جانے سے ناقابل برداشت درد سے مجبور ہو کر دس دن تک نرسنگ ہوم میں داخل ہوا تھا ۔

اخبار بدر کے ذریعہ خاکسار کی علالت کی خبر پا کر کئی احباب اور بزرگوں نے خیریت دریافت کرتے ہوئے خطوط لکھے ان سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے عرض ہے کہ بفضلہ تعالیٰ خاکسار کو اب آرام ہے تاہم ابھی کمزوری و نقاہت ہے ۔ احباب کرام کی خدمت میں خاکسار کی کامل شفایابی کے لئے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا ہے

خاکسار
محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

ضروری اعلان سلسلہ واپسی ریزرویشن

بر موقعہ جلسہ سالانہ ۔ دسمبر ۱۹۸۶ء

احباب جلسہ سالانہ قادیان ۱۸ ـ ۱۹ ـ ۲۰ دسمبر ۱۹۸۶ء میں شامل ہونے والے احباب کی واپسی میں سہولت کے لئے امرتسر ریلوے اسٹیشن سے ٹکٹوں کی ریزرویشن کا انتظام کیا جا رہا ہے لہذا اس سہولت سے فائدہ اٹھانے کے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل کوائف سے جلد مطلع فرمادیں۔

(۱) ـ تاریخ واپسی ریزرویشن (۲) اسٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کروانی مقصود ہے (۳) ـ درجہ کلاس فسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس (۴) ـ ٹرین کا نام اور نمبر ـ (۵) سفر کرنے والوں کی جنس اور عمر (۶) ـ پورے ٹکٹ اور نصف ٹکٹ کی بھی وضاحت کی جائے

ضروری نوٹ: ـ ریلوے قوانین کے مطابق بڑے بڑے شہروں سے واپسی از امرتسر کی ریزرویشن وہاں سے ہو سکتی ہے البتہ امرتسر پہنچ کر اس ریزرویشن کو کنفرم کرا لینا ضروری ہے ۔ اور ٹکٹ پر ٹرین نمبر اور سیٹ نمبر نوٹ کروا کر مزید تسلی کر لی جائے اور جہاں سے ایسی سہولت نہ مل سکتی ہو تو پھر مندرجہ بالا کوائف ارسال فرمائیں

(ب) چونکہ ریزرویشن کافی دن پہلے کرانی ہوتی ہے لہذا اس سلسلہ میں اطلاع جلد از جلد بھجوا دی جائے تاکہ دفتر جلسہ سالانہ کو بروقت کاروائی کرنے میں سہولت رہے۔

دیگر معلومات و ہدایات

ج ـ امرتسر سے قادیان صرف ایک ٹرین آرہی ہے جو امرتسر اسٹیشن سے ۱۰-۲۰ بجے کے قریب چلتی ہے اور ۵۴ ـ ۳ کے قریب قادیان پہنچ جاتی ہے اور ۱۰ ـ ۴ پر واپس روانہ ہو جاتی ہے ۔ جو احباب اس ٹرین کو نہ پکڑ سکیں گے ان کو امرتسر سے قادیان بذریعہ بس سفر کرنا ہوگا اس سلسلہ میں مدد اور تعاون کے لئے امرتسر ریلوے اسٹیشن پر خدام موجود ہوتے ہیں ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے (۲) ـ پنجاب میں حالات نارمل ہونے کی وجہ سے دیگر صوبہ جات کے احمدی بھائی بلا خوف و خطر اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے سفر کر سکتے ہیں البتہ اس سفر میں خواتین کو برقعہ پہننے اور مردوں کو ٹوپی یا پگڑی پہننے کی تاکید کی جاتی ہے (۳) ـ ماہ دسمبر میں چونکہ قادیان میں سردی ہو جاتی ہے لہذا احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ موسم کے مطابق گرم پارچات اور بستر اپنے ہمراہ لائیں ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارہ میں تاکیدی ارشاد ہے جس کی تعمیل کی جانی بہت ضروری ہے ـ

(۴) ریزرویشن کے لئے خط بھجوانے کے ساتھ ہی مہربانی فرما کر واپسی کرایہ کی رقم بھی بذریعہ ۔۵۰ ؍۱۲۰ یا بنک ڈرافٹ ارسال فرمائیں بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان اور اس کی اطلاع دفتر جلسہ سالانہ کو بھی دی جائے ۔ مہربانی فرما کر احباب جماعت ان ہدایات کی پابندی فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شرکت کرنے کی کوشش فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اس بابرکت اجتماع کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا کرے آمین

افسر جلسہ سالانہ

افضل الذکر لا الہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۱۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۔۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PHONE - 275475] CALCUTTA
RESI - 273903] 700073

الخیر کلہ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE :- 279203
CARD BOARD BOX MFG-CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15-PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ۔ جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلز

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCY
PLOT NO-6- GROUND FLOOR
OLD CHAKALA, OPP- CIGARETTE HOUSE
ANDHERI (EAST)
PHONES { OFFICE - 6348179 / RESI - 6293891 } BOMBAY 400099

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں ۔

الرؤف جیولرز

۱۴ ـ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد ۔ کراچی
(فون نمبر: ـ ۴۱۷۰۱۴)

ہر وقت خدا کی محبت میں زندہ رہنا سیکھ لیں
ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
13-SANTHOMS-HIGH ROAD
MADRAS-600004
PHONES { 76360, 74350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

[تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے]

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ { کریشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سیاکٹ جیون ڈیلرز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔۔۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: ۔۔ 294

میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

NO-75 FARAN COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD BANGALORE - 560002
PHONE NO - 228666.

محتاج دعا: اقبال احمد جاوید مع برادران جے۔ ایں روز لائنز ایجنٹ جے۔ این انٹر پرائسز

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ اسلام آباد (کشمیر)

ایجنٹ ریڈیو، ٹی۔ وی، اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور مرمت

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
6-ALBERT VICTOR ROAD, FORT
GRAM - MOOSARAZA
PHONE 605558 } BANGALORE - 560002

"ہندوستان میں صدی ہجری علیہ السلام کی صدی ہے!"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش

SAIRA Traders

WHOL SALE DEALER. IN HAWAIE PVC CHAPPALS
SHOE MARKET. NAYAPUL, HYDERABAD. 500002.
PHONE NO 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" ملفوظات جلد ہشتم ص ۱۷۵

ٹیلیگرام ALLVEO
فون نمبر: ۔ 42916

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز: کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوز اور ہارن ہوفس

پتہ: نمبر ۴/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ آندھرا پردیش

"جو شخص مجھ سے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں"

ملفوظات جلد اول ص ۴۱۰

MIR ®

CALCUTTA - 15

پیش کرتے ہیں:

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربرشیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!